﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۱۳؍اکتوبر ۲۰۰۰ء شماره ۴۱
۱۴؍رجب ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۳؍اخاء ۱۳۷۹ ہجری شمسی

دشمنان دین کے خلاف دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کسی مجلس سے اٹھتے وقت جو دعائیں کرتے تھے ان میں یہ دعا بھی تھی:

اے اللہ جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے خود بدلہ لے اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے خلاف ہماری مدد کر اور ہمیں اپنے دین کے بارہ میں مصیبت میں نہ ڈالنا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

درحقیقت انہی لوگوں کا وعظ دلوں پراثر کرتاھے جن کو خدا اپنی طرف سے عظمت اور امتیاز بخشتاھے

خدا اس عاجز کو یوسف کی طرح تاجِ عزت پہنائے گا اور وہ عظمت اور بزرگی بخشے گا جس کی کسی کو توقع نہ تھی

"۱۰۹ نشان جو براہین احمدیہ میں درج ہو کر شائع ہو چکا ہے یہ ہے۔ وَکَذٰلِكَ مَنَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَآءَ وَلِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ آبَآءُ هُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۔ (ترجمہ) اور اسی طرح ہم نے اپنے نشانوں کے ساتھ اس یوسف پر احسان کیا تا کہ جو بدی اور عیب اس کی طرف منسوب کیے جائیں گے ان سے ہم اس کو بچالیں اور تا کہ تو ان نشانوں کی عظمت کی وجہ سے اس لائق ہو کہ غافلوں کو ڈراوے۔ کیونکہ درحقیقت انہیں لوگوں کا وعظ دلوں پر اثر کرتا ہے جن کو خدا اپنی طرف سے عظمت اور امتیاز بخشتا ہے۔ اس جگہ خدا تعالیٰ نے میرا نام یوسف رکھا اور یہ ایک پیشگوئی ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح یوسف کے بھائیوں نے اپنی جہالت سے یوسف کو بہت دکھ دیا تھا اور اس کے ہلاک کرنے میں کسر نہیں رکھی تھی۔ خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا اور اشارہ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بھی جو قومی اخوت رکھتے ہیں ہلاک اور تباہ کرنے کے لئے بڑے بڑے فریب کریں گے مگر آخر کار وہ نامراد رہیں گے اور خدا ان پر کھول دے گا کہ جس شخص کو تم نے ذلیل کرنا چاہا تھا میں نے اس کو عزت کا تاج پہنایا۔ تب بہتوں پر کھل جائے گا کہ ہم غلطی پر تھے۔ جیسا کہ وہ ایک دوسرے الہام میں فرماتا ہے: یَخِرُّوْنَ عَلَی الْاَذْقَانِ سُجَّدًا. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْن . تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ . لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ . یَغْفِرُاللّٰهُ لَکُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ یعنی وہ لوگ اپنی ٹھوڑیوں پر سجدہ کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے گریں گے کہ اے ہمارے خدا ہمیں بخش ہم خطا پر تھے۔ اور تجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم سب میں سے تجھے چن لیا اور ہم خطا پر تھے۔ تب خدا رجوع کرنے والوں کو کہے گا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں کیونکہ تم ایمان لائے۔ خدا تمہیں تمہاری پہلی لغزشیں بخش دے گا کہ وہ ارحم الراحمین ہے۔

غرض اس پیشگوئی میں دو امر غیب کا بیان ہے (۱) اوّل یہ کہ آئندہ زمانہ میں قوم میں سخت مخالف پیدا ہو جائیں گے اور حسد کا شعلہ ایسا ان میں جوش مارے گا جیسا کہ یوسف کے بھائیوں میں جوش مارا تھا۔ تب وہ سخت دشمن بن جائیں گے اور تباہ اور ہلاک کرنے کے لئے طرح طرح کے منصوبے کریں گے۔ اور یہ امر کہ قوم میں سے مخالف پیدا ہو جائیں گے اور بڑی بڑی شرارتیں کریں گے۔ یہ ایک پیشگوئی ہے......... (۲) دوسرا امر غیب اس پیشگوئی میں یہ ہے کہ اس مخالفت کا یہ انجام بتادیا ہے کہ آخر کار وہ دشمن خائب و خاسر رہیں گے اور بہتیرے ان میں سے یوسف کے بھائیوں کی طرح رجوع کریں گے اور اُس وقت خدا اس عاجز کو یوسف کی طرح تاجِ عزت پہنائے گا اور وہ عظمت اور بزرگی بخشے گا جس کی کسی کو توقع نہ تھی۔ چنانچہ بہت سا حصہ اس پیشگوئی کا پورا ہو چکا ہے کیونکہ ایسے دشمن پیدا ہو گئے جو میرا استیصال چاہتے ہیں۔ اور درحقیقت یہ لوگ اپنے بدارادے میں یوسف کے بھائیوں سے بھی بڑھے ہیں۔ سو خدا نے کئی لاکھ انسان میرے تابع کر کے اور مجھے ایک خاص عزت اور عظمت بخش کر ان کو ذلیل کیا اور وہ وقت آتا ہے کہ اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ میری شان ظاہر کرے گا اور بڑے بڑے مخالفوں میں سے جو سعید ہیں ان کو کہنا پڑے گا کہ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ اور کہنا پڑے گا کہ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰهُ عَلَیْنَا"۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۹ تا ۲۷۱)

یاد رکھو دعا ایک موت ھے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بیقراری ھوتی ھے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ایسا ھی اضطراب اور جوش ھونا ضروری ھے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت سے متعلق ذاتی تجارب و مشاہدات پر مشتمل صحابہؓ کرام کی بیان فرمودہ ایمان افروز رویات کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۹؍ستمبر ۲۰۰۰ء)

لندن (۲۹؍ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المومن کی آیت نمبر ۶۶ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقبول دعاؤں کا ذکر چل رہا ہے اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ رجسٹر روایات صحابہ سے روایات لی جائیں اور ان کے سادہ الفاظ میں اسی طرح بیان کر دی جائیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے آج ایسی متعدد نہایت دلچسپ اور ایمان افروز روایات پڑھ کر سنائیں۔ ان میں حضرت میاں اللہ دتا صاحبؓ، حضرت چوہدری غلام حسین صاحبؓ، حضرت میاں غلام محمد صاحبؓ، حضرت خانزادہ امیر اللہ خان صاحبؓ، حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ، حضرت مولوی بدرالدین صاحبؓ، حضرت سردار کرم داد خان صاحبؓ، حضرت میاں وزیر خان صاحبؓ اور حضرت عبدالقادر صاحبؓ کی روایات شامل ہیں۔ ان میں حضور علیہ السلام کی دعا سے غیر معمولی حالات میں مقدمات سے رہائی اور مرادات کے پورا ہونے کا ذکر ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور سے سفر کی اجازت لینے پر آپؑ نے فرمایا کہ "اچھا خدا حافظ"۔ اس کے بعد سفر میں بار بار ایسے حالات در پیش آئے کہ سانپوں سے واسطہ پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی رنگ میں حفاظت فرمائی اور حضور علیہ السلام کی اس دعا کی برکت سے سفر کے سب ساتھی محفوظ رہے۔

حضرت سید بہاول شاہ صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مقدمہ میں انہیں حضور علیہ السلام کی دعا سے نجات ملی تھی۔ اسے دیکھ کر ایک اور شخص نے آپ کے ذریعہ حضور علیہ السلام سے اپنے مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بھی مقدمہ میں کامیاب ہوا۔

حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی بیان فرماتے ہیں کہ ایک موقعہ پر حضور علیہ السلام نے انہیں خطبہ جمعہ دینے اور نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ نے حضور سے عرض کی کہ مجھ میں جرأت نہیں کہ حضور کے آگے کھڑا ہو کر کچھ بیان کر سکوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا آپ آگے ہو جائیں میں دعا کروں گا۔ چنانچہ حضور کی دعا سے سینہ کھلتا گیا اور آج تک اللہ کے فضل سے کبھی کسی بحث یا تقریر میں کبھی نہیں جھجکا۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے حضرت مولوی محمد عبدالعزیز صاحبؓ اور حضرت مرزا محمد شفیع صاحبؓ کی روایات بھی سنائیں۔ اور پھر حضور علیہ السلام کی دعا سے مختلف بیماریوں سے شفاپانے کے متعلق متعدد روایات پڑھ کر سنائیں۔ حضرت چوہدری غلام حسین صاحب بھٹیؓ کے بیعت کرنے کے کچھ عرصہ بعد ان کی اہلیہ اور بیٹا طاعون سے بیمار ہوگئے۔ حضور علیہ السلام کو دعا کے لئے خط لکھا۔ مخالفین جو استہزاء کرتے تھے ان کے بہت سے آدمی طاعون سے مر گئے اور آپ کی اہلیہ اور بیٹا خدا کے فضل سے شفایاب ہوگئے۔ اسی نشان کو دیکھ کر کئی لوگ احمدی ہوئے۔ حضور نے حضرت حافظ محمد امین صاحبؓ، حضرت سردار خان صاحبؓ، حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ کی روایات بھی پڑھ کر سنائیں۔ آخر پر حضور علیہ السلام کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بیقراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے۔

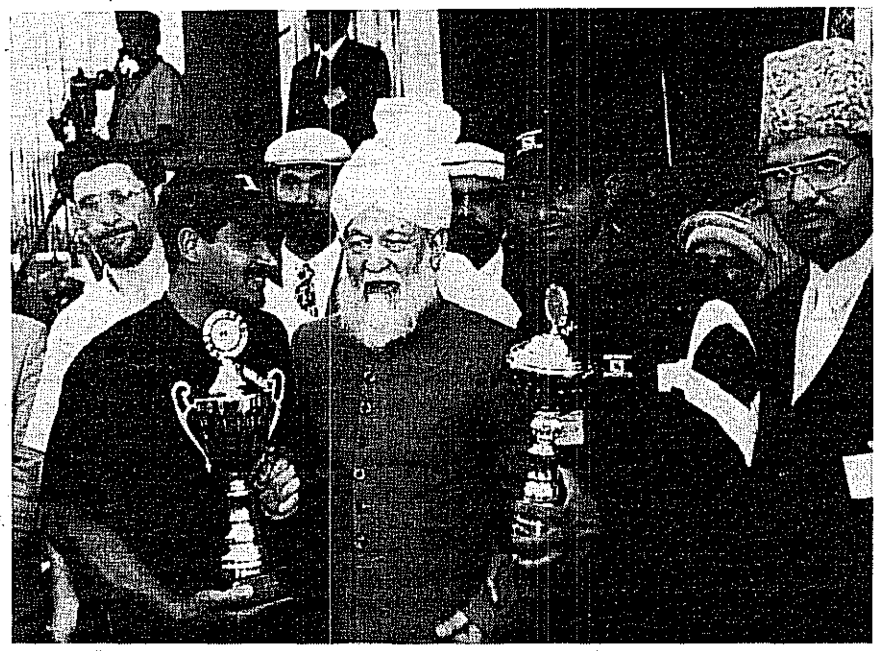

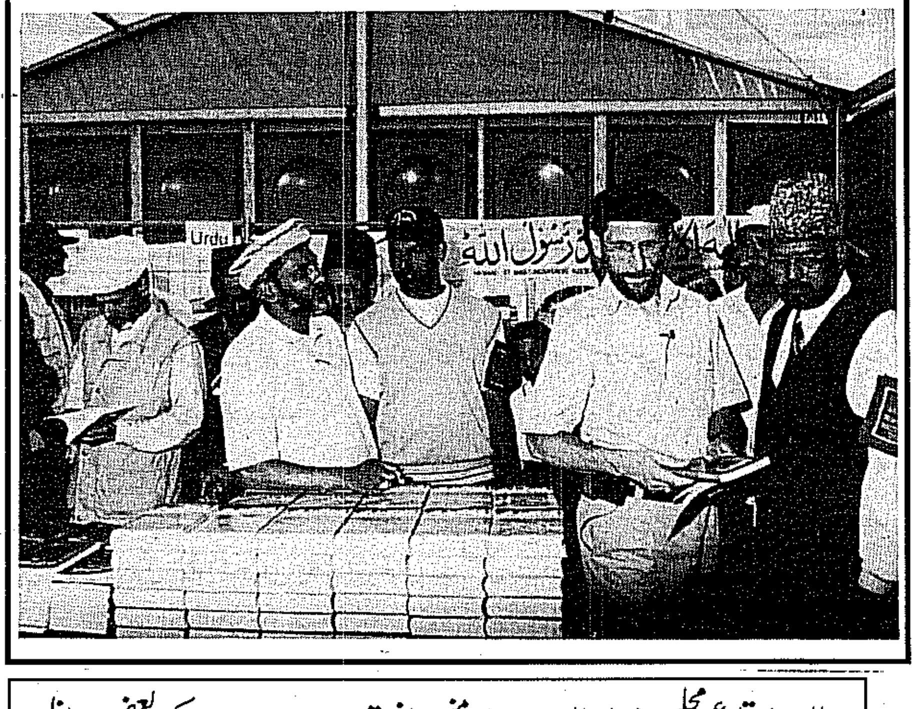

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، منعقدہ جون ۲۰۰۰ء کے بعض مناظر

(تصاویر بشکریہ: شاہد عباسی، جرمنی)

منقبت بہ نذرِ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خدائے ذوالمجد والعطا کی طرف سے عطا کے عطا کئے جانے پر ہدیۂ تبریک و سپاس)

میری خاک فخرِ زمیں رہے، میرا بخت شانِ زماں رہے
میری ناشنید نوا کا جو تیرے دل سے رشتۂ جاں رہے
تیری ذات اہلِ وقار ہے، تیری ذات فخرِ دیار ہے!
تُو چمن بھی، جانِ چمن بھی تُو، تُو ہی اس کی فصلِ بہار ہے!
تجھے زیب تاجِ ملوک ہو، تیرے رخ پہ صبحِ جواں رہے۔

تیرا رخت فخرِ سبیل ہے، تیرا خضر فخرِ نزیل ہے
تیرے سر پہ سایۂ قدسیاں، تیرے ساتھ ربّ وکیل ہے
تیری شام شامِ مُنیر ہو، تیری صبح نور فشاں رہے

تو وہ شیر ربّ جلیل ہے کہ ہے چار وانگ تیری آذاں
صفِ دشمناں میں حذر! حذر!، صفِ محرماں میں اماں! اماں!
رہے سرنگوں تیرا ہر عدُو۔ تیرا ہر غنیم بے جاں رہے

تو ہے کلمۂ لبِ لَم یزل۔ پڑا جس پہ تُو وہ بھی مٹ گیا
تیرے ساتھ جَلَّ جَلَالُہٗ۔ لڑا تجھ سے جو وہ بھی پِٹ گیا
کوئی لیکھرام، کوئی ضیاء؟۔ ہیں کدھر گئے؟ ہیں کہاں رہے؟

ہو میانِ اہل وفائے جاں، کہ وہ رزمِ محفلِ غیر ہو
جہاں پَیر ہو وہاں خَیر ہو، جہاں خَیر ہو وہاں پیر ہو
اے کلیدِ فتح و ظفر مُبیں! تیرا سب سے اونچا نشاں رہے

تُو حریم عرشِ بریں کہاں؟ میں فقیرِ خاک نشیں کہاں؟
کہاں لامکاں تو مکیں کہاں؟ کہاں آسماں تو زمیں کہاں؟
تیری خاکِ پا پہ نثار ہو تو جبیں یہ کاہکشاں رہے

میری جاں! قتیلِ فراق کی وہی عرضِ لطف و نیاز ہے
بڑے آنسوؤں کا وضو ہے یہ، بڑی مِنّتوں کی نماز ہے
تیرے غم کی عمر دراز ہو۔ تیری یاد دھوپ میں چھاں رہے

ہو کرم کی ایک نظر اِدھر۔ کہ نیازِ لُطف نصیب ہو
ڈھلے ہجر کی کڑی دھوپ پھر، کوئی شامِ وصل قریب ہو
کوئی طعنِ زادِ سفر نہ دے، کہیں بے کسی نہ عیاں رہے

یہ کرم، یہ لطف، یہ فضلِ خاص خدائے مجد و عطا کا ہے
یہ عطا بھی تیری ہی دین ہے، یہ ثمر بھی تیری دعا کا ہے

اسے بخش فیضِ عمیم یوں۔ یہ محبتوں کا نِشاں رہے
تیری شفقتوں کا امین ہو، تیرے ترکشوں کی کماں رہے
تیرا رُو ہی طالع نصیب ہو، تیرا نام ہی سائباں رہے
اسے ظلِ دستِ دُعا میں رکھ، یہ زمیں ہے پر آسماں رہے

(آمین)

(ایچ۔آر۔ساحرؔ)

اگر تم نے اخلاق سیکھنے ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے قدم چومو کیونکہ وہیں سے تمہیں اخلاق ملیں گے۔ (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سو سال پہلے

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو

بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج

۲۰؍جولائی ۱۹۰۰ء

"گولڑہ" راولپنڈی سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے جہاں ایک سجادہ نشین پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رہا کرتے تھے۔ سرحدی علاقہ میں یہ پیر صاحب کافی شہرت رکھتے تھے۔ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے خلاف ایک کتاب "شمس الہدایہ" لکھی جس میں اپنی طرف سے "حیات مسیح" کے حق میں اور "وفات مسیح" کے خلاف بہت سے دلائل دینے کی کوشش کی۔ یہ کتاب کسی طرح سے حضرت اقدس کی خدمت میں بھی پہنچ گئی۔ اس کتاب میں چونکہ کوئی نئی دلیل نہیں تھی، وہی دلائل تھے جن کا جواب آپ متعدد بار اپنی کتابوں میں دے چکے تھے اس لئے حضور نے پیر صاحب کو ایک آسان ترین فیصلہ کی طرف بلایا اور وہ یہ تھا کہ:

"قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ درحقیقت خداتعالیٰ کے راستباز بندے ہیں ان کے ساتھ تین طور سے خدا کی تائید ہوتی ہے۔

(۱)...... ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق یعنی مابہ الامتیاز رکھا جاتا ہے۔ اس لئے مقابلہ کے وقت بعض امور خارق عادت ان سے صادر ہوتے ہیں جو حریف مقابل سے صادر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ آیت وَیَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا اس کی شاہد ہے۔

(۲)...... ان کو علم معارف قرآن دیا جاتا ہے اور غیر کو نہیں دیا جاتا۔ جیسا کہ آیت لَاْ یَمَسُّہٗ اِلاَّ الْمُطَھَّرُوْنَ اس کی شاہد ہے۔

(۳)...... ان کی دعائیں اکثر قبول ہو جاتی ہیں اور غیر کی اس قدر نہیں ہوتیں جیسا کہ آیت اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اس کی گواہ ہے۔

سو مناسب ہے کہ لاہور میں جو صدر مقام پنجاب ہے، صادق اور کاذب کے پرکھنے کے لئے ایک جلسہ قرار دیا جائے اور اس طرح پر مجھ سے مباحثہ کریں کہ قرعہ اندازی کے طور پر قرآن شریف کی کوئی سورۃ نکالیں اور اس میں سے چالیس آیات یا ساری سورۃ (اگر چالیس آیات سے زیادہ نہ ہو) لے کر فریقین یعنی یہ عاجز اور مہر علی شاہ صاحب اول یہ دعا کریں کہ یاالٰہی! ہم دونوں میں سے جو شخص تیرے نزدیک راستی پر ہے اس کو تو اس جلسہ میں اس سورۃ کے حقائق اور معارف فصیح و بلیغ عربی زبان میں عین اسی جلسہ میں لکھنے کے لئے اپنی طرف سے ایک روحانی قوت عطا فرما اور روح القدس سے اس کی مدد کر اور جو شخص ہم دونوں فریق میں سے تیری مرضی کے مخالف اور تیرے نزدیک صادق نہیں ہے اس سے یہ توفیق چھین لے اور اس کی زبان کو فصیح عربی اور معارف قرآنی کے بیان سے روک لے تا لوگ معلوم کر لیں کہ تو کس کے ساتھ ہے اور کون تیرے فضل اور تیری روح القدس کی تائید سے محروم ہے۔

پھر اس دعا کے بعد فریقین عربی زبان میں اس کی تفسیر کو لکھنا شروع کریں اور یہ ضروری شرط ہو گی کہ کسی فریق کے پاس کوئی کتاب موجود نہ ہو اور نہ کوئی مددگار۔ اور ضروری ہو گا کہ ہر ایک فریق چپکے چپکے بغیر آواز سنانے کے اپنے ہاتھ سے لکھے تا اس کی فصیح عبارت اور معارف سننے سے دوسرا فریق کسی قسم کا اقتباس یا سرقہ نہ کر سکے۔ اور اس تفسیر کے لکھنے کے لئے ہر ایک فریق کو پورے سات گھنٹے مہلت دی جائے گی اور زانو بہ زانو لکھنا ہو گا۔ نہ کسی پردہ میں ...... اور جب فریقین لکھ چکیں تو وہ دونوں تفسیریں بعد دستخط تین اہل علم کو جن کا اہتمام حاضری و انتخاب پیر مہر علی شاہ صاحب کے ذمہ ہو گا، سنائی جائیں گی اور ان ہر سہ مولوی صاحبوں کا یہ کام ہو گا کہ وہ حلفاً یہ رائے ظاہر کریں کہ ان دونوں تفسیروں اور دونوں عربی عبارتوں میں سے کون سی تفسیر اور عبارت تائید روح القدس سے لکھی گئی ہے۔ اور ضروری ہو گا کہ ان تینوں عالموں میں سے کوئی نہ اس عاجز کے سلسلہ میں داخل ہو اور نہ مہر علی شاہ صاحب کا مرید ہو۔ اور مجھے منظور ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب اس شہادت کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبدالجبار غزنوی اور مولوی عبداللہ پروفیسر لاہوری کو یا تین اور مولوی منتخب کریں جو ان کے مرید اور پیرو نہ ہوں۔ مگر ضروری ہو گا کہ یہ تینوں مولوی صاحبان حلفاً اپنی رائے ظاہر کریں کہ کس کی تفسیر اور عربی عبارات اعلیٰ درجہ پر اور تائید الٰہی سے ہے ...... پس اس طرز کے مباحثہ اور اس طرز کے تین مولویوں کی گواہی سے اگر ثابت ہو گیا کہ درحقیقت پیر مہر علی شاہ صاحب تفسیر اور عربی نویسی میں تائید یافتہ لوگوں کی طرح ہیں اور مجھ سے یہ کام نہ ہو سکا یا مجھ سے بھی ہو سکا مگر انہوں نے بھی میرے مقابلہ پر ایسا ہی کر دکھایا تو تمام دنیا گواہ رہے کہ میں اقرار کر لوں گا کہ حق پیر مہر علی شاہ کے ساتھ ہے اور اس صورت میں مَیں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تمام کتابیں جو اس دعویٰ کے متعلق ہیں جلا دوں گا اور اپنے تئیں مخذول اور مردہ سمجھ لوں گا .... لیکن اگر میرے خدا نے اس مباحثہ میں مجھے غالب کر دیا اور مہر علی شاہ صاحب کی زبان بند ہو گئی۔ نہ فصیح عربی پر قادر ہو سکے اور نہ وہ حقائق و معارف سورۃ قرآنی میں سے کچھ لکھ سکے یا یہ کہ اس مباحثہ سے انہوں نے انکار کر دیا تو ان تمام صورتوں میں ان پر واجب ہو گا کہ وہ توبہ کر کے مجھ سے بیعت کریں اور لازم ہو گا کہ یہ اقرار صاف صاف لفظوں میں بذریعہ اشتہار دس دن کے عرصہ میں شائع کردیں۔ (از اشتہار ۲۰؍جولائی ۱۹۰۰ء)

بعد میں حضور نے اس مدت کو بڑھا کر ایک مہینہ کر دیا۔ (دیکھئے ضمیمہ اشتہار دعوت پیر مہر علی شاہ گولڑوی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم)

پیر مہر علی شاہ صاحب کا جواب

پیر مہر علی شاہ صاحب نے جب اس اشتہار کو پڑھا تو وہ سخت گھبرائے کیونکہ وہ نہ تو اتنی علمی قابلیت رکھتے تھے کہ مقابلہ پر تیار ہو جاتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی مقبولیت پر بھروسہ تھا کہ اس کی بناء پر مقابلہ کی جرأت کرتے۔ مگر کہلاتے تھے سجادہ نشین اور قطب اور ولی۔ اس لئے کھلے کھلے انکار میں بھی ان کی قابلیت اور علمیت پر داغ لگتا تھا۔ اس لئے ایک ایسی چال چلے کہ مقابلہ کی نوبت بھی نہ آئے اور کام بھی چل جائے اور وہ چال یہ تھی کہ انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ آپ کی شرائط منظور ہیں مگر اول قرآن و حدیث کی رو سے آپ کے عقائد کی نسبت بحث ہونی چاہئے۔ پھر اگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ساتھ کے دو اور مولویوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ آپ اس بحث میں حق پر نہیں ہیں تو آپ کو میری بیعت کرنی پڑے گی۔ پھر اس کے بعد تفسیر لکھنے کا مقابلہ بھی کر لینا۔ (از اشتہار ۲۵؍اگست ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم)

ظاہر ہے کہ تفسیر نویسی کے مقابلہ سے گریز کرنے کی یہ ایک راہ تھی جو پیر صاحب نے اپنے مریدوں کی عقلوں پر پردہ ڈالنے کے لئے نکالی ورنہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ عقائد کے بارہ میں حضرت اقدس کا مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے ساتھی مولویوں کو منصف مان لینا کیا معنی رکھتا تھا۔ وہ لوگ تو عقائد کے معاملہ میں آپ پر کفر کے فتوے لگا کر اپنا فیصلہ پہلے ہی دے چکے تھے اور اب وہ اپنے عقائد کے خلاف کس طرح کوئی بات کہہ سکتے تھے۔ لیکن تفسیر نویسی میں مقابلہ ایک بالکل دوسری صورت رکھتا تھا۔ وہ اپنے غلط عقاید پر تو جو ان کے خیال میں صحیح تھے بلا تردّد قسم کھا سکتے تھے لیکن دونوں تفسیروں میں سے جو تفسیر غالب ہو اس کے غلبہ کو چھپانا اور خلاف رائے ظاہر کرنا دوسرے اہل علم کی نظر میں ان کی علمی پردہ دری کرنے والا امر تھا۔ اس لئے تفسیر کے متعلق وہ غلط رائے نہیں دے سکتے تھے۔ علاوہ ازیں پیر صاحب یہ بھی جانتے تھے کہ حضرت اقدس اپنی کتاب "انجام آتھم" میں یہ عہد کر چکے ہیں کہ آئندہ آپ علمائے زمانہ سے منقولی بحثیں نہیں کریں گے۔ پھر آپ اپنے اس عہد کو کیسے توڑ سکتے تھے۔

پھر یہ بات معقولیت سے کتنی دور ہے جو پیر صاحب نے کہی کہ بحث عقائد کے بعد مخالف مولویوں سے فیصلہ کرالو۔ اور پھر جب وہ فیصلہ تمہارے خلاف کر دیں تو توبہ کر کے میری بیعت کرو۔ اور اس کے بعد تفسیر نویسی میں مقابلہ کرو۔ بھلا ایسی صورت میں کہ مخالف علماء کے حضرت اقدس کے خلاف رائے ظاہر کرنے پر جب آپ اپنی تمام کتابیں جلا دیں اور بیعت کر لیں تفسیر نویسی میں مقابلہ کا کونسا موقعہ اور وقت رہ جاتا ہے۔ اور تفسیر نویسی میں مقابلہ کس لئے ہوتا۔ کیا کوئی شخص مرید بن کر پھر اپنے پیر سے بحث کر سکتا ہے؟ پیر صاحب تو یہ سمجھتے ہوں گے کہ انہوں نے تفسیر نویسی کے مقابلہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ایک عمدہ بہانہ تلاش کر لیا ہے مگر اہل فہم ان کی اس "تجویز" پر جتنے بھی متاسف ہوئے ہوں، کم ہے۔

پیر صاحب کی ایک اور ہوشیاری

پیر صاحب نے جب دیکھا کہ تفسیر نویسی میں مقابلہ تو ممکن نہیں اور اپنے مریدوں خصوصاً سرحدی مریدوں میں اپنی عزت و شہرت کو قائم رکھنا بھی ضروری ہے اس لئے لاہور میں یہ مشہور کرا دیا کہ ہم نے مرزا صاحب کی تمام شرائط منظور کر لی ہیں اور ہم ان سے تقریری بحث کرنے کے لئے لاہور آنے والے ہیں حالانکہ حضرت اقدس چار سال قبل "انجام آتھم" میں تقریری مباحثوں کو فضول سمجھ کر اس امر کا عہد فرما چکے تھے کہ اب تقریری بحثیں نہیں کریں گے مگر پیر صاحب کو تو سستی شہرت درکار تھی۔ ان کے مریدوں نے لاہور کے گلی کوچوں میں پیر صاحب کی آمد آمد کا خوب ڈھنڈورا پیٹا اور حضرت اقدس اور آپ کی جماعت کے خلاف اشتعال انگیز نعرے لگائے اور لوگوں کو احمدیوں کی مخالفت پر اکسایا۔ اگر پیر صاحب اور ان کے مریدوں کے دل میں ذرا بھی خداتعالیٰ کا خوف ہوتا تو وہ کبھی بھی ایسا جھوٹ مشہور نہ کرتے کہ گویا حضرت اقدس نے تقریری بحث کو منظور فرما لیا ہے۔ حضرت اقدس نے تو پیر صاحب کو تفسیر نویسی کے مقابلہ کے لئے بلایا تھا مگر اس کا تو ان کے مرید نام بھی نہیں لیتے تھے۔

پیر صاحب کی لاہور میں آمد

۲۴؍اگست ۱۹۰۰ء

پیر صاحب کو اچھی طرح معلوم تھا کہ حضرت اقدس نے انہیں تفسیر نویسی میں مقابلہ کے لئے بلایا ہے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ہم نے تفسیر نویسی میں مقابلے کے ذکر کو چھوڑ کر اپنی طرف سے عقائد کی بحث منظور کر لینا حضرت اقدس کی طرف منسوب کر دیا ہے جو واقعہ کے سراسر خلاف ہے اور حضرت اقدس عقائد میں بحث بوجوہ مندرجہ بالا منظور نہیں کریں گے اور بجائے تفسیر نویسی میں مقابلہ کرنے کے عقائد کی بحث کے لئے جس کو آپ ترک کر چکے ہیں لاہور میں ہرگز نہیں آئیں گے۔ اس لئے وہ اپنے مریدوں کی ایک فوج لے کر ۲۴؍اگست ۱۹۰۰ء کو لاہور میں آپہنچے اور لگے حضرت اقدس کو چیلنج کرنے کہ آؤ اور میرے ساتھ عقائد کے بارہ میں بحث کر لو۔ حالانکہ حضرت

اقدس نے تو بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج کیا تھا اور تقریری بحث کا ذکر تک نہ کیا تھا۔ لاہور کے احمدی احباب نے جب دیکھا کہ یہ لوگ غلط پراپیگنڈہ کر کے لوگوں کو دھوکہ دے کر مشتعل کر رہے ہیں تو انہوں نے بھی ۲۴/اگست ۱۹۰۰ء کو انکشاف حقیقت کے لئے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا:

''اگر پیر صاحب نے حضرت مرزا صاحب کی دعوت مقابلہ اور ان کی شرائط کو منظور کر لیا ہے تو کیوں خود جناب پیر صاحب سے (ان کے مرید۔ ناقل) صاف الفاظ میں یہ اشتہار نہیں دلواتے کہ ہمیں حضرت مرزا صاحب کے اشتہار کے مطابق بلا کمی بیشی تفسیر القرآن میں مقابلہ منظور ہے''۔

پیر صاحب کے نام خط

جب اس اشتہار کا بھی پیر صاحب اور ان کے مریدوں نے کوئی جواب نہ دیا تو اگلے روز ۲۵/اگست ۱۹۰۰ء کو حضرت حکیم فضل الٰہی صاحب اور حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر نے پیر صاحب کو ایک خط لکھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ آپ صاف صاف اور کھلے لفظوں میں لکھیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے ۲۰/فروری ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں جو تفسیر نویسی میں مقابلہ کرنے کے لئے چیلنج دیا ہے آپ اس مقابلہ کے لئے تیار ہیں اور ہم آپ کو ہزار بار خدا کی قسم دے کر بہ ادب عرض کرتے ہیں کہ آپ اس چیلنج کے مطابق جو حضرت اقدس نے تفسیر نویسی میں مقابلہ کے لئے آپ کو دیا ہے۔ حضرت اقدس کا مقابلہ کریں تا حق و باطل میں فیصلہ کی ایک کھلی کھلی راہ پیدا ہو جائے۔ اگر آپ نے اس میں پس و پیش کیا اور تفسیر نویسی کے مقابلہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر کی غیر متعلق باتوں سے کام لیا یا ہماری گذارش کا کوئی جواب ہی نہ دیا تو ظاہر ہو جائے گا کہ آپ کا منشاء ابطالِ باطل اور احقاقِ حق نہیں بلکہ آپ مخلوق کو دھوکہ دینا اور صداقت کا خون کرنا چاہتے ہیں۔

پیر صاحب کی خاموشی

یہ خط ایک غیر احمدی دوست میاں عبدالرحیم صاحب داروغہ مارکیٹ لے کر پیر صاحب کے پاس گئے۔ ظہر کا وقت تھا پیر صاحب نے فرمایا عصر کے بعد جواب دیں گے۔ داروغہ صاحب عصر کے بعد گئے تو مریدوں نے پیر صاحب کو ملنے ہی نہیں دیا۔ جماعت کے احباب نے ۲۶/اگست ۱۹۰۰ء کو ایک رجسٹری چٹھی پیر صاحب کی خدمت میں اس مضمون پر مشتمل بھیجی۔ مگر پیر صاحب نے اسے وصول ہی نہ کیا۔ اس پر جماعت کی طرف سے ۲۷/اگست کو ایک اشتہار اس مضمون کا نکلا کہ اب تک نہ تو پیر صاحب نے حضرت مرزا صاحب کی شرائط منظور کی ہیں اور نہ کوئی تار حضرت مرزا صاحب کو دیا ہے اور نہ کوئی اشتہار منظوری کا ان تک پہنچایا ہے۔ یہ جو کچھ مشہور کیا جا رہا ہے بالکل غلط اور جھوٹ ہے لیکن افسوس کہ پیر صاحب نے اس اشتہار کا بھی کوئی جواب نہ دیا۔ اس اثنا میں حضرت اقدس کا ۲۵/اگست ۱۹۰۰ء والا اشتہار بھی لاہور پہنچ گیا جو فوراً شائع کر دیا گیا مگر اس پر بھی پیر صاحب تفسیر نویسی میں مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ مگر ان کے مرید اشتعال پھیلانے اور ناواقفوں کو مغالطہ دینے کی کوششوں میں برابر مصروف رہے۔

پیر صاحب پر آخری اتمام حجت

حضرت اقدس نے آخری اتمام حجت کے طور پر ۲۸/اگست ۱۹۰۰ء کو ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا کہ اوّل تو پیر صاحب کو تفسیر نویسی کے مقابلہ میں آنا چاہئے لیکن اگر وہ ایسے مقابلہ کی جرأت نہ کر سکتے ہوں تو پھر میں انہیں آخری اتمامِ حجت کے طور پر ایک اور طریق فیصلہ کی طرف بلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ:

''مجھے اجازت دی جائے کہ مجمع عام میں .... تین گھنٹے تک اپنے دعویٰ اور اس کے دلائل کو پبلک کے سامنے بیان کروں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کی طرف کوئی خطاب نہ ہوگا۔ اور جب میں تقریر ختم کر چکوں تو پھر مہر علی شاہ صاحب اٹھیں اور وہ بھی تین گھنٹے تک پبلک کو مخاطب کر کے یہ ثبوت دیں کہ حقیقت میں قرآن و حدیث سے یہی ثابت ہے کہ مسیح آسمان سے آئے گا۔ پھر اس کے بعد لوگ ان دونوں تقریروں کا خود موازنہ اور مقابلہ کر لیں گے''۔

پیر صاحب کی گولڑہ واپسی

پیر گولڑوی صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ جمعہ تک لاہور ٹھہریں گے اس لئے لاہور کے تعلیم یافتہ طبقہ نے اصرار کیا کہ حضرت پیر صاحب شاہی مسجد میں جمعہ پڑھائیں اور وہاں پبلک میں تقریر فرمادیں۔ جب یہ معاملہ شدت اختیار کر گیا تو پیر صاحب جن کو اپنی قابلیت کا علم تھا انہوں نے خیر اسی میں سمجھی کہ جمعہ سے ایک روز قبل ہی گولڑہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ بات یہ تھی کہ وہ عوام الناس میں تو تقریر کر سکتے تھے مگر تعلیم یافتہ اور معزز طبقہ میں تقریر کرنا ان کا کام نہیں تھا۔ وقت معینہ سے ایک روز قبل چلے جانے کی وجہ سے حضرت کا اشتہار بھی لاہور میں ان کی خدمت میں پیش نہ کیا جاسکا۔ ناچار اشتہار کی تین کاپیاں رجسٹر کروا کر انہیں گولڑہ بھجوائی گئیں اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا گیا کہ اگر وہ اس قسم کے مقابلہ میں شامل ہونے کے لئے لاہور تشریف لے آویں تو انہیں سیکنڈ کلاس کا کرایہ اور ان کے دو خادموں کے لئے انٹر کلاس کا کرایہ پیش کیا جائے گا۔ مگر انہوں نے جواب ہی نہ دیا اور جو غلط فہمی و اشتعال پبلک میں پھیلا چکے تھے اسی پر نازاں و مسرور رہے۔

اعجاز المسیح کی تصنیف

جب پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی تفسیر نویسی میں مقابلہ کے لئے کسی طرح بھی آمادہ نہ ہوئے تو حضرت اقدس نے ان پر حجت پوری کرنے کے لئے ایک اور تجویز ان کے سامنے پیش کی اور وہ یہ تھی کہ:

''آج میرے دل میں ایک تجویز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی جس کو میں اتمام حجت کے لئے پیش کرتا ہوں اور یقین ہے کہ پیر مہر علی صاحب کی حقیقت اس سے کھل جائے گی کیونکہ تمام دنیا اندھی نہیں ہے۔ انہی میں وہ لوگ بھی ہیں جو کچھ انصاف رکھتے ہیں اور وہ تدبیر یہ ہے کہ آج میں ان متواتر اشتہارات کا جو پیر مہر علی شاہ صاحب کی تائید میں نکل رہے ہیں یہ جواب دیتا ہوں کہ اگر در حقیقت پیر مہر علی شاہ صاحب علم معارفِ قرآن اور عربی کی ادب اور فصاحت اور بلاغت میں یگانہ روزگار ہیں تو یقین ہے کہ اب تک وہ طاقتیں ان میں موجود ہونگی کیونکہ لاہور آنے پر ابھی کچھ بہت زمانہ نہیں گزرا۔ اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ میں اس جگہ بجائے خود سورۃ فاتحہ کی عربی فصیح میں تفسیر لکھ کر اس سے اپنے دعویٰ کو ثابت کروں اور اس کے متعلق معارف اور حقائق سورۃ ممدوحہ کے بھی بیان کروں اور حضرت پیر صاحب میرے مخالف آسمان سے آنے والے مسیح اور خونی مہدی کا ثبوت اس سے ثابت کریں۔ اور جس طرح چاہیں سورۃ فاتحہ سے استنباط کر کے میرے مخالف عربی فصیح و بلیغ میں براہین قاطعہ اور معارف ساطعہ تحریر فرماویں۔ یہ دونوں کتابیں دسمبر ۱۹۰۰ء کی پندرہ تاریخ سے ستر دن تک چھپ کر شائع ہو جانی چاہئیں۔ تب اہل علم خود مقابلہ اور موازنہ کر لیں گے اور اگر اہل علم میں سے تین کس جو ادیب اور اہل زبان ہوں اور فریقین سے کچھ تعلق نہ رکھتے ہوں قسم کھا کر کہہ دیں کہ پیر صاحب کی کتاب کیا بلاغت اور فصاحت کی رو سے اور کیا معارف قرآنی کی رو سے فائق ہے تو میں عہد صحیح شرعی کرتا ہوں کہ پانسو روپیہ نقد بلا توقف پیر صاحب کی نذر کروں گا اور اس صورت میں اس کوفت کا بھی تدارک ہو جائے گا جو پیر صاحب سے تعلق رکھنے والے ہر روز بیان کر کے روتے ہیں کہ ناحق پیر صاحب کو لاہور آنے کی تکلیف دی گئی''۔

(اشتہار ۱۵/دسمبر ۱۹۰۰ء)

اسی اشتہار میں آگے چل کر حضور لکھتے ہیں کہ:

''ہم ان کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ بے شک اپنی مدد کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبدالجبار غزنوی اور محمد حسن بھیں وغیرہ کو بلا لیں بلکہ اختیار رکھتے ہیں کہ کچھ طمع دے کر دو چار عرب کے ادیب بھی طلب کر لیں۔ فریقین کی تفسیر چار جزو سے کم نہیں ہونی چاہئے اور اگر معیاد مجوزہ تک یعنی ۱۵/دسمبر ۱۹۰۰ء سے لے کر ۲۵/فروری ۱۹۰۱ء تک جو ستر دن ہیں فریقین میں سے کوئی تفسیر سورۃ فاتحہ چھاپ کر شائع نہ کرے اور یہ دن گزر جائیں تو وہ جھوٹا سمجھا جائے گا اور اس کے کاذب ہونے کے لئے کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہے گی''

اعجاز المسیح کی اشاعت

۲۰/فروری ۱۹۰۱ء

اس اشتہار کے مطابق حضرت اقدس نے مدت معینہ کے اندر ۲۰/فروری ۱۹۰۱ء کو اپنی مشہور و معروف کتاب اعجاز المسیح شائع فرمادی جس میں سورۃ فاتحہ کی ایسی پر معارف تفسیر بیان کی کہ بڑے بڑے عالم اسے پڑھ کر وجد میں آتے اور دنگ رہ جاتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے والے جانتے ہیں کہ یقیناً یہ کتاب تائید الٰہی سے لکھی گئی ہے۔ عجیب بات ہے کہ اس کتاب کے ٹائیٹل پیج پر آپ نے تحدی کے ساتھ یہ لکھ دیا تھا کہ:

''فَاِنَّهٗ كِتَابٌ لَيْسَ لَهٗ جَوَابٌ فَمَنْ قَامَ لِلْجَوَابِ وَ تَنَمَّرَ فَسَوْفَ يَرىٰ اَنَّهٗ تَنَدَّمَ وَ تَذَمَّرَ''۔

یعنی ''یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ کوئی شخص اس کا جواب لکھنے پر قادر نہیں ہو سکے گا اور جس شخص نے بھی اس کا جواب لکھنے پر کمر باندھی اور تیاری شروع کی وہ سخت نادم اور ذلیل ہوگا''۔

اور اس کتاب کے صفحہ ۶۶، ۶۷ پر آپ کی ایک دعا درج ہے کہ:

''میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کی کہ اس کتاب (اعجاز المسیح) کو علماء کے لئے معجزہ بنا دے اور یہ کہ کوئی ادیب اس کی مثل نہ لا سکے اور انہیں اس کے انشاء کی توفیق ہی نہ ملے۔ اور میری دعا اسی رات خدا تعالیٰ کی جناب میں قبول ہو گئی اور میں نے ایک مبشر خواب دیکھی اور میرے رب نے مجھے یہ بشارت دی اور فرمایا کہ مَنَعَهٗ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَآءِ یعنی جو مقابل پر آئے گا اس کو آسمانی روکوں کے ساتھ مقابلہ سے روک دیا جائے گا۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دشمن لوگ اس کی مثل نہیں لا سکیں گے اور نہ ہی اس جیسی بلاغت اور فصاحت یا حقائق و معارف کا نمونہ دکھا سکیں گے اور یہ بشارت مجھے رمضان شریف کے آخری عشرے میں ملی تھی''۔ (اعجاز المسیح صفحہ ۶۶، ۶۷۔ ترجمہ از عربی عبارت)

اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد پیر مہر علی شاہ صاحب نے تو کتاب کے چند فقرات لے کر یہ اعتراض کیا کہ یہ ''مقامات حریری'' سے چرا لئے گئے ہیں لیکن خود سرے سے کوئی کتاب ہی شائع نہ کر سکے البتہ ان کے ایک مرید مولوی محمد حسن صاحب سکنہ بھیں ضلع جہلم نے ''اعجاز المسیح'' کا جواب لکھنا شروع کیا۔ مگر وہ ''اعجاز المسیح'' کے ٹائٹل پیج کی پیشگوئی کے مطابق قبل اس کے کہ تفسیر کے جواب پر چند صفحات ہی مکمل کر سکیں دنیا سے رخصت ہو گئے۔ انہوں نے حضرت اقدس کی کتاب ''اعجاز المسیح'' کا جواب لکھنے کے لئے ''اعجاز المسیح'' اور ''شمس بازغہ'' مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے حاشیوں پر نوٹ لکھے تھے اور حضرت اقدس کی بیان فرمودہ بعض صداقتوں کو جھٹلانے کے لئے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن لکھا تھا۔ مگر ابھی اس لعنت بھیجنے پر ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ خود اس لعنتی موت کے نیچے آگئے۔

(نزول المسیح صفحہ ۱۹۴)

پیر مہر علی شاہ صاحب کو اپنے مرید کے ان نوٹوں کا جو اس نے ''اعجاز المسیح'' کا جواب دینے کے لئے لکھے تھے علم تھا اس لئے انہوں نے اپنے کسی مرید کے ذریعے مذکورہ بالا دونوں کتابیں جن کے حاشیوں پر نوٹ لکھے ہوئے تھے منگوا لیں اور انہیں جمع کر کے ''سیف چشتیائی'' کے نام سے ایک کتاب

خطبہ جمعہ

کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو

خداتعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کر کے تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھاوے اور باہمی سچی محبت عطا کرے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ یکم رستمبر ۲۰۰۰ء بمطابق یکم رتبوک ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد بیت الرشید ہمبرگ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ .قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾۔(سورۃ النمل:۶۳)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود بھی ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یہ دعاؤں کے مضمون پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون ابھی چل رہا ہے۔ جو پچھلے خطبہ میں اقتباس رہ گیا تھا۔ جتنا رہ گیا تھا وہیں سے اب میں مضمون شروع کرتا ہوں۔

"مجھے اپنی انتہائی طلب کے حصول میں کامیابی عطا فرما اور مجھے میری خوشیوں کے دن دکھا۔ اور اے میرے رب! تُو میرے لئے ہو جا۔ اے میرے غم اور میری حاجات کو جاننے والے! اے ضعیف سمجھے جانے والوں کے معبود! مجھے پاک وصاف کر اور مجھ سے در گزر فرما۔

مجھے ہر مذہب نے جھٹلایا اور ہر جہالت کے اسیر نے مجھے کافر قرار دیا اور میرے لئے کوئی چارہ باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ مَیں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیری مدد اور نصرت طلب کروں۔ اے حاجت روا! مجھے (تجھ سے) پوری امید ہے کہ تُو میرا دن واپس لوٹا دے گا جبکہ میرا سورج غروب ہونے کی تیاری کر رہا ہے اور میرا دل بے قراریوں سے تنگ آگیا ہے۔

اور خدا کی قسم! میری گریہ وزاری شادمانیوں کے ایام، تنعمات اور حسن و جمال کے معدوم ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہے جس پر دشمن ٹوٹ پڑے ہیں۔ اس کے سورج غروب ہو چکے ہیں اور تاریک رات طویل ہو گئی ہے اور اسلام کے مختلف فرقوں میں آپس کی دشمنیاں ہیں اور حضرت خیر الانام ﷺ کی امت میں تفرقہ ہے لیکن کفار اور رذیل لوگوں کے گروہ ملامت کرنے میں (باہم) منظم ہو گئے ہیں۔

دوسری حسرت یہ ہے کہ ہمارے اندر علماء، فقہاء اور ادباء تو ہیں مگر وہ سب بگڑ چکے ہیں اور اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ ان پر مصائب نے گھیراؤ کر لیا ہے۔ اے میرے ربّ! تُو رحم فرما اور ہماری دعا قبول فرما۔ تجھ سے ہی ہماری التجاء ہے اور تیرے سامنے ہی تکلیف کا اظہار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے عَلَم اور شرع متین کے ستون ہیں لیکن مَیں ان میں ایک بھی ایسا آدمی نہیں دیکھتا جس کے بارے میں یہ کہا جا سکے کہ وہ ہمارے نبی کے دین کا ایسا خادم ہے جو (حضورؐ کا) عاشق اور دوست بھی ہو بلکہ وہ تو شہوات، ہَوا و ہَوس، دعاوی اور ریاء میں جا گرے ہیں۔ مَیں ان میں سے اکثر کو فاسق پاتا ہوں۔ مَیں اپنے اچھے وقتوں میں سمجھتا تھا کہ وہ سب یا ان میں سے اکثر میرے مددگار ہیں لیکن آزمائش کے وقت وہ پیٹھ پھیر گئے اور یہ حضرتِ کبریاء کی طرف سے مقدر تھا۔ اب میں ایسے تنہا رہ گیا ہوں جیسے کوئی تنہا صحراء میں اکیلے رات بسر کر رہا ہو یا صحرائی لوگوں میں بیٹھا ہو۔ پس اب میرے سب حیلے جاتے رہے اور میری قوت کمزور ہو گئی ہے اور میری قوم اور میرے خاندان پر میری کمزوری ظاہر ہو گئی ہے۔ اے رب العالمین! ہر طاقت اور قوت صرف تجھ سے ہی وابستہ ہے۔ مَیں تیری طرف ہی جھکا ہوں اور تجھ پر ہی مَیں نے توکل کیا ہے اور تجھ سے ہی مَیں راضی ہوا ہوں۔ پس میری عریانیوں کو ڈھانک دے اور میرے اندیشوں کو امن دے اور مجھے اکیلا نہ چھوڑ تو خیر الوارثین ہے۔ تیرے ہاتھ میں ہی کرم، عطاء، عزّت اور سر بلندی ہے۔ اور جب تُو آئے تو پھر مصیبت اور آزمائش نہیں آتی۔ اور جب تُو نزول فرمائے تو پھر مصیبت نازل نہیں ہوتی۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تیرے سوا کوئی رفعت عطا کرنے والا نہیں۔ تیرے سوا کوئی دفاع کرنے والا نہیں۔ میں نے تجھ پر ہی توکل کیا اور تیرے حضور ہی آکر گر پڑا ہوں۔ تُو ہی متوکل لوگوں کی جائے پناہ ہے۔

اے میرے محسن! میرے ساتھ احسان کا سلوک فرما۔ میں تیرے سوا کسی اور محسن کو نہیں جانتا۔ اور اپنے رسول اور اپنے نبی محمدؐ پر درود و سلام بھیج۔ اس کی شان کو عظمت عطا کر اور مخلوق کو اس کا برہان دکھا۔ ہم اس کے دین کی خاطر تیرے حضور روتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں۔ جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے تُو اسے خوب جانتا ہے اور جو کچھ ہمارے سینوں میں ہے تُو اسے خوب دیکھتا ہے۔ مَیں پوری رضامندی سے تیرے ساتھ ہوں اور جو کچھ ہم تیری طرف سے ذخیرہ کرتے ہیں وہ صدق اور حسن کے ساتھ کرتے ہیں۔ اگر تُو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے۔ ہم نے وہی کچھ پایا جو تُو نے ہمیں عطا فرمایا۔ پس حمد صرف تیرے لئے ہے اور سب حمد کرنے والوں کی حمد تیری طرف ہی لوٹتی ہے۔ تُو ربِ رحیم ہے اور ملکِ کریم ہے۔ پس جو بھی تیری طرف آیا تو تجھے اپنا والی ٹھہرایا اور تجھ سے محبت کی اور تجھے ہی اپنے لئے خاص کر لیا۔ تُو اسے نامرادوں میں سے نہ بنا۔

پس بشارت ہو ان بندوں کے لئے جن کا تو ربّ ہے۔ اور اس قوم کے لئے جن کا تُو مولا ہے۔ تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت لے گئی اور تُو اپنے مخلص بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پس تیرے لئے ہی حمد ہے اول بھی اور آخر بھی اور ہر آن بھی۔

(نورالحق حصہ اول ، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۶)

پاک استعدادیں رکھنے والوں کے لئے روح القدس کے نزول کی دعا:

"خداتعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا مَیں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خداتعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیّتِ تامّہ اور عبودیّتِ خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روحِ خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو مَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی

کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زِیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربّ جلیل یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فَالْحَمْدُ لَهٗ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا . اَسْلَمْنَا لَهٗ . هُوَ مَوْلٰنَا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے لئے دعائے استخارہ مختلف جگہوں پر مختلف بیان فرمائی ہے اور بعض دفعہ خصوصاً علماء مخاطب ہیں جن کو قرآن کریم کی سورتیں یاد ہوتی ہیں اور پہلی دعائیں سمجھتا ہوں انہی کے لئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اور اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالبِ صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو"۔

اب ظاہر ہے کہ اس میں علماء ہی مراد ہیں کیونکہ عامۃ الناس کو تو سورۃ یٰسین یاد نہیں ہوتی کہ وہ پہلی رکعت میں اتنی لمبی سورۃ کی تلاوت کر سکیں۔ "اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادر کریم تُو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب ہے اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا کہ ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین

یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حصہ پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینہ کو بکلّی بغض اور عناد سے دھو ڈال"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۲۹)

دعائے مباہلہ: "اے خدائے قادر و علیم! اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں نے دعویٰ مسیح موعود ہونے کا اپنی طرف سے بنالیا ہے اور یہ تیرے الہامات نہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں بلکہ میرا افتراء ہیں یا شیطانی وساوس ہیں تو آج کی تاریخ سے ایک برس گزرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو۔ لیکن اگر تُو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ تیرے الہام سے ہے اور یہ سب الہامات تیرے الہامات ہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں۔ تو اِس مخالف کو جو اپنے اشتہار مباہلہ کے ذریعہ سے میری تکذیب کرتا اور مجھ کو کاذب جانتا ہے ایک سال کے عرصہ میں نہایت دُکھ کی مار میں مبتلا کر۔" (انجام آتھم مع ضمیمہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱۔ صفحہ ۳۱۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ خدا نے اپنے عہد کو یاد کر کے لاکھوں انسانوں کو میری طرف رجوع دے دیا اور وہ مالی نصرتیں کیں جو کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں۔ پس اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ ذرا سوچو کہ کیا یہ انسانی مکر ہو سکتے ہیں۔ یہ وعدے تو براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ میں کئے گئے تھے جبکہ قوم کے سامنے ان کا ذکر کرنا بھی ہنسی کے لائق تھا اور میری حیثیت کا اس قدر بھی وزن نہ تھا جیسا کہ رائی کے دانے کا وزن ہوتا ہے۔ تم میں سے کون ہے جو مجھے اس بیان میں ملزم کر سکتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۷۹)

ایک دعا ہے شیعوں کے فتنہ کو دور کرنے کے لئے: "اے مالک و قادر خدا اب فضل کر اور رحم کر اور اس تفرقہ کو درمیان سے اٹھا اور سچ ظاہر کر اور جھوٹ کو نابود کر کہ سب قدرت اور طاقت اور رحمت تیری ہی ہے۔ آمین آمین آمین"۔ (سر الخلافۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۱۴)

اب مجوزہ مباہلہ کی دعا: "مَیں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہو جائیں کیونکہ میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں اور نہ میں کافر ہوں۔ اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول ﷺ کے فرمودہ سے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔ اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر مَیں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت برے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہزار دل بیزار ہوں اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دے گا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہو گی اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لائیں"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۲۷)

عبدالحق غزنوی اور محمد حسین بٹالوی وغیرہ مخالفین کے خلاف بددعا: "بالآخر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اے خداوند قدیر! اس ظالم اور سرکش اور فتّان پر لعنت کر اور ذلت کی مار اس پر ڈال جو اَب اس دعوتِ مباہلہ اور تقرری شہر اور مقام اور وقت کے بعد مباہلہ کے لئے میرے مقابل پر میدان میں نہ آوے اور نہ کافر کہنے اور سب و شتم سے باز آوے۔ آمین ثم آمین"۔

(رسالہ موسوم بہ سچائی کا اظہار۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۸۲)

ایک مخالفانہ اشتہار کی اشاعت پر اپنی ذات اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے درمیان فیصلہ کے لئے دعا: "مَیں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو مَیں نے کی ہے یہ ہے کہ اے میرے ذوالجلال پروردگار اگر مَیں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السُنۃ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجّال اور مُفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش زٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ر نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولیٰ اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے پندرہ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔

اے میرے آقا، میرے مولیٰ، میرے منعم! میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تُو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں، تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو مَیں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵ر دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیزگار اور مَیں کذّاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر۔ اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر۔ آمین ثم آمین"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۰)

عبدالحق غزنوی سے مجوزہ مباہلہ کے لئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب عبدالحق غزنوی کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از طرف عاجز عبداللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایدہ

میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسبِ درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجّال لکھا ہے مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے "یعنی باہمی اتفاق سے۔" اور میرے امرتسر میں آنے کے لئے دو ہی غرضیں تھیں۔ ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ سے مباہلہ۔ مَیں بعد استخارہ مسنونہ انہیں دو غرضوں کے لئے مع اپنے قبائل کے آیا ہوں۔ اور جماعت کے کثیر دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ساتھ لایا ہوں اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں۔ اور متخلف پر لعنت بھیج چکا ہوں۔ اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے۔ مَیں تو حسب وعدہ میدان

مباہلہ یعنی عیدگاہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ کاذب اور کافر کو ہلاک کرے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (الاسراء:۳۷)۔ یہ بھی واضح رہے کہ میں ۱۵؍جون ۹۳ء کے مباحثہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ میری طرف سے اخویم حضرت مولوی نورالدین صاحب یا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بحث کے لئے جائیں گے۔ ہاں مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں صرف یہ دعا ہوگی کہ مَیں مسلمان اللہ رسول کا متبع ہوں۔ اگر مَیں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور آپ کی طرف سے یہ دعا ہوگی کہ یہ شخص درحقیقت کافر اور کذاب اور دجّال اور مفتری ہے۔ اگر مَیں اس قول میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور اگر یہ الفاظ میری دعا کے آپ کی نظر میں ناکافی ہوں تو جو آپ تقویٰ کی راہ سے لکھیں کہ دعا کے وقت یہ کہا جائے وہی لکھ دوں گا مگر اب ہرگز ہرگز تاریخ مباہلہ تبدیل نہ ہوگی۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ هُنَا وَمَا حَضَرَ فِيْ ذٰلِكَ التَّارِيْخِ وَالْيَوْمِ الْوَقْتِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول صفحہ ۱۹۲،۱۹۱۔ خط بنام مولوی عبدالحق غزنوی صاحب)

اب جنگ مقدس کے آخری دن کی کچھ روئیداد آپ کے سامنے رکھی جاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہے اور اس میں دعا بھی ہے۔

"مجھ سے بھی اسی مجلس میں تین بیمار پیش کر کے ٹھٹھا کیا گیا کہ اگر دینِ اسلام سچا ہے اور تم فی الحقیقت ملہم ہو تو ان تینوں کو اچھا کر کے دکھلاؤ۔ حالانکہ میرا یہ دعویٰ نہ تھا کہ مَیں قادر مطلق ہوں۔ نہ قرآن شریف کے مطابق مواخذہ تھا۔ بلکہ یہ تو عیسائی صاحبوں کے ایمان کی نشانی ٹھیرائی گئی تھی کہ اگر وہ سچے ایماندار ہوں تو وہ ضرور لنگڑوں اور اندھوں اور بہروں کو اچھا کریں گے۔ مگر تاہم مَیں اس کے لئے دعا کرتا رہا اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تُو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۳۴،۴۳۳)

ہماری نئی نسل کو اس بات کا علم نہیں کہ جب آتھم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مناظرہ ختم ہوا تو عیسائیوں نے بڑی شرارت کے ساتھ بعض اندھے اور لنگڑے اور بہرے اکٹھے کئے اور ان کو آپ کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں آپ کو سچا ماننے میں، لیکن ہمارا مسیح تو لنگڑوں کو ٹھیک کر دیا کرتا تھا، اندھوں کو دکھائی دینے لگتا تھا اس کی برکت سے، اور بہرے سننے لگتے تھے۔ تو اتنی سی بات ہے ذرا ان کو ٹھیک کر دیں تو ہم آپ کو تسلیم کر لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو تمہارے مسیح نے یہ بھی تو کہا تھا کہ جو مجھ پر ایک رائی برابر بھی ایمان رکھتا ہے وہ یہ سارے معجزے دکھا سکے گا جو میں دکھا رہا ہوں۔ تو شکر ہے مجھے اندھوں کو اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اب تم میں اگر رائی برابر بھی مسیح کی صداقت پر ایمان ہے تو ان سب کو اچھا کر کے دکھاؤ۔ اتنی افراتفری پڑی کہ ان بیماروں لنگڑوں وغیرہ کو گھسیٹ گھسیٹ کر باہر لے جانا پڑا کیونکہ ظاہر ہے کوئی ان کو اچھا نہیں کر سکتا تھا۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خدا تعالیٰ نے حیرت انگیز نشان دکھایا۔

پادری عبداللہ آتھم کے مقابل پر اشتہار انعامی دو ہزار برائے اظہار حق: "اب دعا پر ختم کرتا ہوں۔ اے حی و قیوم حق کو ظاہر کر اور اپنے وعدے کے موافق جھوٹوں کو پامال کر دے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۵۸)

جان الیگزانڈر ڈوئی کے نام خط میں اس کے اور پگٹ کے بارہ میں دعا۔ ابھی حال ہی میں الیگزانڈر ڈوئی کی موت کا دن امریکہ میں منایا گیا۔ اور اور بھی بہت سے ایسے رسائل اور اخبار اکٹھے ہوئے جن میں اس وقت کے زمانہ میں امریکہ کے تمام بڑے بڑے اخباروں نے کھلے بندوں یہ اقرار کیا کہ قادیان کا مسیح جیت گیا اور الیگزانڈر ڈوئی اسی طرح ہلاک ہوا جیسے اس نے پیشگوئی کی تھی۔ پہلے بھی بہت سے اخبارات ہماری طرف سے تراشوں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت نے کچھ مزید اخبار بھی اکٹھے کر لئے ہیں اور اس دفعہ الیگزانڈر ڈوئی کا دن احمدیت کے لحاظ سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ چنانچہ یہ تحریر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی:

"مَیں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہے گا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ "جو انگلستان کا تھا" اور ڈوئی "جو امریکہ کا تھا" کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسان کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ سوائے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے اثر سے رہائی بخش۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کانٹوں میں سے زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر۔ کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے کسی انسان کے خون میں نجات نہیں۔ اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گزر گیا ہے۔ اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھیں کھول دے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خونِ مسیح کے خیالات سے ان کو بچا لے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر تا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے۔ کس کے ضمیر میں ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دیں گے۔ اور تیری آواز سنیں گے پر اے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں۔ بلکہ ان پر رحم کر اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ ہر ایک قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے۔ جبکہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے تو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ تو نے اپنی وحی سے مجھے وعدے دیئے ہیں ان وعدوں کو تو ضرور پورا کرے گا کیونکہ تو ہمارا خدا صادق خدا ہے۔ اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے۔ بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں۔ سو میرا بہشت مجھے عطا کر۔ اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے اس سے وہ بے خبر ہیں۔ اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں۔ آمین ثم آمین"۔

(مکتوبات احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۲۲،۱۲۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مسیح موعود کے متعلق...... یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے تمام کام کرے گا...... دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۶)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"ہاں یہ درست بات ہے اور یہ ہمارا حق ہے کہ جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے جبکہ ہم دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں۔ اور ہمارا صدق لوگوں پر مشتبہ ہو جائے۔ اور ہماری راہ کے آگے صدہا اعتراضات کے پتھر پڑ جائیں تو ہم اپنے خدا کے آگے روئیں اور اُس کی جناب میں تضرعات کریں اور اُس کے نام کی زمین پر تقدیس چاہیں اور اس سے کوئی ایسا نشان مانگیں جس کی طرف حق پسندوں کی گردنیں جھک جائیں۔ سو اسی بنا پر مَیں نے یہ دعا کی ہے۔ مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تُو دعا کرے تو مَیں تیری سنوں گا۔ سو مَیں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں رَبِّ اِنِّیْ مغلوب مگر بغیر فانتصر کے۔ اور میری روح دیکھ رہی ہے کہ خدا میری سنے گا۔ اور میرے لئے ضرور کوئی ایسا رحمت اور امن کا نشان ظاہر کر دے گا کہ جو میری سچائی پر گواہ ہو جائے گا"۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۵۱۵،۵۱۴)

اب جماعت کے لئے ایک دعا ہے:۔ "میں یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ ہر وقت میری تعلیم سنتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے گا اور ان کے دلوں کو کھول دے گا۔ اب میں اسی قدر پر بس کرتا ہوں کہ جو مدعا مَیں نے پیش کیا ہے میری جماعت کو اس کے پورا کرنے کی توفیق دے اور ان کے مالوں میں برکت ڈالے۔ اور اس کار خیر کے لئے ان کے دلوں کو کھول دے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۰۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کی اصلاح کے لئے ایک بہت دردمندانہ دعا کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"مَیں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کے زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ نے آپ کی مالی توفیقات کو جو بڑھایا ہے کیا آپ نے ان توفیقات کے مطابق اپنی مالی قربانی کو بھی بڑھایا ہے کہ نہیں۔

جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے در حقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر یک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا۔ صرف تقویٰ پہنچتی ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم رہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔ سو افسوس ہزار افسوس کہ ان باتوں کا کچھ بھی اثر مَیں نہیں دیکھتا۔ مگر دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بد بخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا، جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۴۶،۴۴۵)

جماعت کو ایک نصیحت ہے کہ اپنے سب بھائیوں کیلئے بھی دعا کرتے رہا کریں۔

"اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر مَیں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہئے کہ مَیں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ مَیں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادمُ القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۴۳،۴۴۲)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی بیعت پر حضور نے اُن کے لئے جو دعا کی وہ یہ تھی:

"ثَبَّتَكُمْ عَلَى التَّقْوٰى وَالْإِيْمَانِ وَافْتَحْ لَكُمْ اَبْوَابَ الْخُلُوْصِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْفُرْقَانِ . آمِيْن ثُمَّ آمِيْن "۔ یعنی اللہ تمہارا دل تقویٰ اور ایمان پر ثابت قدم کر دے اور خلوص کے دروازے آپ پر کھول دے اور اپنی محبت عطا کرے اور فرقان نصیب فرمائے۔ "اشتہار شرائط بیعت بھیجا جاتا ہے۔ جہاں تک وسعت و طاقت ہو اس پر پابند ہوں۔ اور کمزوری کے دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہتے رہیں۔ اپنے ربّ کریم سے مناجات خلوت کی مداومت رکھیں۔ اور ہمیشہ طلبِ قوّت کرتے رہیں۔...... بے وقوف وہ شخص ہے جو اس سے (یعنی اس دنیا سے) دل لگاوے۔ اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ تا غیب سے قوت پاؤ۔ دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو"۔ دعا یہ کرو:

"اے رب العالمین! تیرے احسان کا مَیں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دین و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۴،۵،۶)

آپ تعزیت کے خطوط کس قسم کے لکھا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک خط ہے جو حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی پہلی اہلیہ کی وفات پر ان کو لکھا گیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا اور ان الفاظ میں تعزیت فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے اور اس کے عوض کوئی آپ کو بھاری خوشی بخشے"۔ اب یہ کیسی عظیم الشان دعا ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک تعزیت بھی اسی نوع کی تھی۔ وہ بھاری خوشی یہ تھی کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی شادی ہو گئی۔ "اس کے عوض کوئی آپ کو بھاری خوشی بخشے۔ میں اس درد کو محسوس کرتا ہوں جو اس ناگہانی مصیبت سے آپ کو پہنچا ہو گا۔ اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ آئندہ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے آپ کو بچائے اور پردہ غیب سے اسباب راحت آپ کے لئے میسر کرے۔ میرا اس وقت آپ کے درد سے دل دردناک ہے اور سینہ غم سے بھرا ہے۔ خیال آتا ہے کہ دنیا کیسی بے بنیاد ہے۔ ایک دم میں ایسا گھر کہ عزیزوں اور پیاروں سے بھرا ہوا ہو ویران بیابان دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس رفیق کو غریق رحمت کرے اور اس کی اولاد کو عمر اور اقبال اور سعادت بخشے۔ لازم ہے کہ ہمیشہ ان کو دعائے مغفرت میں یاد رکھیں"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۹۴،۹۳)

حضرت چودھری رستم علی صاحبؓ کے نام دعائیہ خطوط سے یہ مختصر سا اقتباس ہے: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

"آپ کے لئے دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت محمود کرے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۴)

نیز آپ کو ایک خط میں یہ بھی تحریر فرمایا:-

"دنیا مقام غفلت ہے۔ بڑے نیک قسمت آدمی اس غفلت خانہ میں رو بحق ہوتے ہیں۔ استغفار پڑھتے رہیں اور اللہ جلّشانہ سے مدد چاہیں۔ یہ عاجز آپ کو دعا میں فراموش نہیں کرتا۔ ترتیبِ اثر وقت پر موقوف ہے۔ اللہ جلّشانہ آپ کو دنیا و آخرت میں توفیق خیرات بخشے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۵)

آپؓ کے بیٹے کی وفات پر تعزیت فرماتے ہوئے لکھا:- "اللہ تعالیٰ آپ کو اس رنج کے عوض میں راحتِ دلی سے متمتع کرے۔ آمین"۔ (مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۶)

اسی طرح آپ کے نام ایک اور خط میں تحریر فرمایا:-

"خدا تعالیٰ آپ کو مکروہات زمانہ سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ یہ عاجز آپ کے لئے اور چودھری محمد بخش صاحب کے لئے دعا میں مشغول ہے۔ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۷)

پھر ایک اَور خط میں آپ کے نام لکھتے ہیں کہ:- "مَیں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم جلّشانہ آپ کو تردّداتِ پیش آمدہ سے مخلصی عطا فرماوے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۱۵)

رسالہ "سراج منیر" پر جو آپ نے مالی معاونت کی تھی اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں: "آپ کی ہمدردی دینی کے معلوم کرنے سے بار بار آپ کے لئے دعا نکلتی ہے کہ خداوند کریم جلّشانہ آپ کو محمود الدّنیا والعاقبت کرے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد ۵ نمبر ۳۔ صفحہ ۲۵)

اب یہ اقتباس میں آخری پیش کر دیتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت ہو رہا ہے:۔

"مَیں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو مَیں اس دنیا سے گزر جاؤں۔ مَیں اپنے اُس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰه اَوَّلاً وَ آخرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا هُوَ وَلِيِّ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ مَیں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور مَیں اُس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۲۹۴،۲۹۵)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

باطنی ماحولیاتی آلودگی، نقصانات اور حل

(ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر)

ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں تو ہم اکثر و بیشتر پڑھتے ہی رہتے ہیں مگر بیرونی ماحول کی طرح انسان کا ایک اندرونی اور باطنی ماحول بھی ہے جس کی تطہیر بھی بے حد ضروری ہے۔

خارجی ماحول جس میں ہم رہتے ہیں اور سانس لیتے ہیں کی آلودگی سے بطور خاص نظام تنفس کے اعضاء کے عوارض جنم لیتے ہیں جبکہ داخلی آلودگی سے ان گنت ایسی امراض پیدا ہوتی ہیں جن کی فہرست خاصی طویل ہے۔

انسان کے اندرونی ماحول کی پاکیزگی و طہارت کے لئے خالق کائنات نے چار قسم کے اعضاء پیدا کئے ہیں جنہیں نظام اخراج فضلات کے اعضاء کہا جاتا ہے جو یہ ہیں:

(۱) پھیپھڑے (۲) جلد (۳) گردے (۴) امعاء (انتڑیاں)۔ زیر نظر مضمون کا تعلق مؤخر الذکر عضو یعنی امعاء سے ہے۔ جب ہماری کھائی ہوئی غذا کا وہ فاضل حصہ جو فضلہ کی شکل میں خارج ہونا چاہئے کا کسی قدر حصہ اندر ہی رکا رہ جائے اور بکلی خارج نہ ہو تو اس برازی زہر و تعفن کے بخارات ہمارے باطنی ماحول کو کئی طرح سے متاثر کر کے گوناں گوں امراض و عوارض میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ہمارے خارجی ماحول میں یہی فضلہ (Pollution) خارجی ماحولیاتی آلودگی کا باعث بھی بنتا ہے۔ اول الذکر وہ باطنی و داخلی ماحولیاتی آلودگی بھی ہے جو اس عارضہ سے پیدا ہوتی ہے جسے طبی اصطلاح میں Constipation یا قبض کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

اگرچہ اس باطنی آلودگی کے اسباب مختلف لوگوں میں مختلف ہوا کرتے ہیں مگر عمومی اسباب درج ذیل ہیں:

(۱)......: چھلکا اتری ہوئی بے ریشہ اغذیہ کا کثرت استعمال مثلاً میدہ کی مصنوعات نان، ڈبل روٹی، بند، کیک، بسکٹ، سموسے وغیرہ۔

(۲)......: پھلوں، سبزیوں کی بجائے ان کے جوسز کا استعمال۔

(۳)......: چائے کی کثرت استعمال، تمباکو نوشی۔

(۴)......: ذہنی کثرت کار۔

(۵)......: زیادہ بیٹھنا، ورزش و جسمانی حس و حرکت کا فقدان۔

(۶)......: بعض اعصابی و ذہنی اور نفسیاتی عوامل مثلاً ذہنی تفکرات و پریشانی وغیرہ۔

اس کا حل

موٹے اَن چھلے آٹے کی خشک روٹی، اناج، دالیں مع چھلکا استعمال کی جائیں۔ سبزیاں اور پھل کثرت سے استعمال کئے جائیں اور جو دیگر اسباب اوپر بیان کئے گئے ہیں ان سے محترز رہا جائے۔

موٹا اَن چھنا آٹا میسر نہ آسکے تو بازار سے ملنے والا چوکر صاف کر کے دو تا چار چمچ (چائے بھر) فی چپاتی کے حساب سے آٹے میں ملا کر اس کی روٹی تیار کرائی جائے تو ہمارے تجربہ میں قبض کا بے ضرر قدرتی غذائی علاج ہے۔ اس میں وٹامنز زیادہ اور کیلوریز کم ہوتی ہیں اور موٹاپے و ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بطور خاص بہت مفید ہے۔

یہ خیال کہ جب چوکر ہماری آنت میں پہنچ کر ہضم ہی نہیں ہوتا تو اس کے استعمال کی ضرورت ہی کیا ہے باطل ہے۔ دراصل ہماری روزمرہ کی خوراک میں یہ چوکر اہم جزو ہے جس کی وجہ سے خوراک کا ضروری حصہ آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ جس خوراک میں ریشہ نہیں ہوتا وہ خوراک آلات ہضم میں جا کر آپس میں چمٹ کر چکنی مٹی کے گولے کی مانند ساکن پڑی رہتی ہے۔ اس کے برخلاف چوکر کی آمیزش والی خوراک آلات ہضم میں پہنچ کر پھس پھسی شکل اختیار کر لیتی ہے جس کی وجہ سے ہاضم جوس ان میں پورے طور پر جذب ہو کر خوراک کو جلد ہضم کرنے اور بدن سے جلد خارج ہونے میں مدد دیتا ہے۔

چوکر کا دباؤ بڑی آنت میں جمع شدہ فضلہ پر پڑ کر اخراج کرنے والے پٹھوں میں تحریک پیدا کرتا ہے گویا کہ چوکر والی خوراک آلات ہضم کی ورزش کا باعث بنتی ہے۔ اس عمل سے غلاظت کا اخراج بآسانی ہو جاتا ہے اور قبض کبھی نہیں ہونے پاتا۔ پھسلانے کا یہ قدرتی عمل بغیر چوکر کی خوراک کے پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی چیزیں تو آلات ہضم میں پڑی پڑی صرف تعفن ہی پیدا کرتی ہیں۔ بایں وجہ قدرتی علاج کے ماہرین نے چوکر کو ہر قسم کے آلات ہضم کی آلودگیوں کی تطہیر کا تیر بہدف علاج قرار دیا ہے۔

ایک ماہر علاج بالغذا کے مطابق بغیر چوکر کے آٹے کی روٹی قبض، بدہضمی، گنٹھیا (جوڑوں کا درد)، ضعف و نقاہت اور قلب کی بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ مشہور فلاسفر سقراط نے ان چھنے آٹے کو تمام امراض معدہ میں مفید بتایا ہے۔

جب چوکر کا ریشہ نظام ہضم میں داخل ہوتا ہے تو آنتیں اسے آسانی سے آگے دھکیلنے لگتی ہیں اور بہت جلد باہر خارج کر دیتی ہیں۔ یہ نباتاتی ریشے خود تو خارج ہوتے ہی ہیں مگر اپنے ساتھ آنتوں میں چمٹے ہوئے ردی فضلات کو بھی باہر لے آتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوکر کا یہ غیر منہضم نباتاتی ریشہ کتنا ضروری ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آٹے میں جس قدر چوکر قدرتی طور پر پایا جاتا ہے اس میں کچھ اضافہ کر کے کھانا چاہئے یا اتنا ہی کافی ہے۔ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ اگر ہماری غذا میں اناج و دالیں بمع چھلکا، خشک میوے، پھل، سبزیاں بکثرت شامل ہوں تو آنتوں کا فعل خود بخود بغیر کسی دوسری تحریک کے باقاعدہ جاری رہے گا لیکن بہت کم لوگ ایسے ہونگے جن کی غذا میں یہ سب چیزیں صحیح تناسب میں موجود ہوتی ہیں۔ لہذا اگر ہو سکے تو متناسب غذا کا التزام کیا جائے ورنہ بصورت دیگر آٹے میں چوکر کی مقدار حسب ضرورت بڑھا دینی چاہئے۔ حتی کہ ہمیشہ آنتوں کی صفائی کا عمل بخوبی سرانجام پاتا رہے۔ ایک خیال کے مطابق ایک کلو اَن چھنے ہوئے آٹے میں ایک چھٹانک (۵۰ گرام) چوکر ملا دیا جائے تو نباتاتی ریشہ کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ مگر چھنے ہوئے آٹے میں یہ مقدار زیادہ ملانی چاہئے۔ ایک اور خیال کے مطابق تیس گرام یومیہ چوکر کا استعمال ہونا چاہئے۔

اگر چوکر ملے آٹے کی روٹی ہرے پتے والی سبزیوں کے ساتھ کھائی جائے تو آنتوں کی صفائی کے لئے اس سے بہتر علاج کوئی نہیں۔ ہر قسم کی پرانی قبض اس سے بفضلہٖ تعالیٰ رفع ہو جاتی ہے۔ صرف پندرہ دن باقاعدگی کے ساتھ استعمال کر کے اس کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو بہت تسلی بخش نتائج برآمد ہونگے۔

چوکر یا چھان کا استعمال محض انتڑیوں کی آلودگی کی طہارت کے لئے ہی مفید نہیں بلکہ ان میں موجود وٹامن بی جسم کے لئے قوت بخش اثر بھی رکھتے ہیں جن سے امراض کے خلاف قوت مدافعت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے دماغ از حد طاقت ور ہو جاتا ہے۔ دائمی نزلہ، زکام و سردرد میں بھی بہت مفید ہے۔ ان عوارض میں چھان کو پانی میں خوب ابال کر چھان لیں اور دودھ شکر و بادام والائچی کا اضافہ کر کے صبح و شام استعمال کرنے کو معمول بنا لیں۔ یاد رکھیں چھلنی آپ اور آپ کی صحت کی دشمن ہے۔ اس لئے کہ آپ کو مفید صحت قیمتی اجزاء سے محروم کر دیتی ہے۔ لہذا اسے ہمیشہ آٹے سے دور رکھئے ورنہ یہ چھلنی آپ کی صحت کو چھلنی کر کے ہی رہے گی۔

آخر میں ہم اس موضوع سے متعلق چند اہم ارشادات نبویہ ﷺ پیش کرتے ہیں:

☆......ایک مرتبہ حضرت ام ایمنؓ نے حضور ﷺ کو کھانے کی دعوت دی اور چھنے ہوئے سفید آٹے کی روٹی پیش کی تو آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا تم نے آٹے میں سے جو نکالا ہے اس کو اس میں دوبارہ شامل کرو اور پھر تیار کرو۔

(علاج نبوی اور جدید سائنس صفحہ ۳۰۲)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دستر خوان کو سبزیوں سے مزین کرو۔

(علاج نبوی اور جدید سائنس صفحہ ۳۱۳)

☆......دلیہ کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ پیغمبری عطا کی ہے یہ پیٹ کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر غلاظت اتار دیتا ہے۔ (علاج نبوی اور جدید سائنس صفحہ ۳۱۴)

آج کل میدہ کی مصنوعات (نان، ڈبل روٹی، بند، کیک، بسکٹ، سموسے وغیرہ) کی طرف خاصا رجحان بڑھ رہا ہے ان کا نقصان کس قدر ہے؟ قارئین کرام اس کا اندازہ خود فرما سکتے ہیں۔

(ماخوذ از: روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲/جنوری ۱۹۹۹ء)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

وصولی چندہ تحریک جدید سال ۶۶

امراء کرام، نیشنل صدران اور مبلغین انچارج صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ:

(۱)...... تحریک جدید کا مالی سال نمبر ۶۶ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔

(۲)......امید ہے کہ آپ نے اب تک مقررہ ٹارگٹ / مجموعی وعدہ جات / بجٹ کے مطابق سو فیصد وصولی کر لی ہو گی۔ اگر اس میں کچھ کمی ہو تو براہ کرم ذاتی توجہ فرما کر پوری کوشش کی جائے کہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے سو فیصد وصولی ہو جائے۔ جزاکم اللہ

(۳) یہ بھی کوشش کی جائے کہ کوئی کمانے والا فردِ جماعت اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

(۴) سال ۶۶ کا اعلان فرماتے ہوئے حضور انور نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والے مجاہدین کی مجموعی تعداد تین لاکھ تک پہنچنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ لہذا عرض ہے کہ سال ختم ہونے میں جو تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے اس میں اس نقطہ نگاہ سے بھی خصوصی مساعی بروئے کار لا کر چندہ تحریک جدید دینے والے مجاہدین کی تعداد میں نمایاں اضافہ کرنے کی کوشش فرماویں۔

(۵) براہ کرم اپنی رپورٹ مقررہ فارم پر بروقت وکالت مال لندن کو ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔ رپورٹ کی آخری تاریخ ۲۷/اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

سیل ...... سیل ...... سیل

ٹلڈا باسمتی چاول ۱۰ کلو	39-99,DM
چپاتی آٹا ۱۰ کلو	6-49,DM
Minral Wasser ۶ عدد	2-99,DM
Galaxi Phone Cards	9-99,DM

نیز ہر قسم کے مصالحہ جات ارزاں قیمت پر خرید فرمائیں

Butt Asian Shop

Bahnhofstr.17 - 69115 HEIDELBERG

Tel.u.Fax: 06221-169596

بقیہ: پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو تفسیر نویسی کا چیلنج از صفحہ نمبر ۴

شائع کر دی۔ مگر مولوی محمد حسن مرحوم کا اپنی اس کتاب میں ذکر تک نہ کیا۔ پیر صاحب نے یہ کتاب حضرت اقدس کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری بھیجی تھی۔ حضرت اقدس اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ کتاب (یعنی سیف چشتیائی۔ناقل) مجھ کو یکم جولائی ۱۹۰۲ء کو بذریعہ ڈاک ملی ہے۔ جس کو پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے شاید اس غرض سے بھیجا ہے کہ تا وہ اس بات سے اطلاع دیں کہ انہوں نے میری کتاب "اعجاز المسیح" اور نیز "شمس بازغہ" کا جواب لکھ دیا ہے اور اس کتاب کے پہنچنے سے پہلے ہی مجھ کو یہ خبر پہنچ چکی تھی کہ اعجاز المسیح کے مقابل وہ ایک کتاب لکھ رہے ہیں .... لیکن افسوس کہ میرا خیال صحیح نہ نکلا۔ جب ان کی کتاب "سیف چشتیائی" مجھے ملی تو پہلے تو اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اب ہم ان کی عربی تفسیر دیکھیں گے اور بمقابل اس کے ہماری تفسیر کی قدر و منزلت لوگوں پر اور بھی کھل جائے گی۔ مگر جب کتاب کو دیکھا گیا اور اس کو اردو زبان میں لکھا ہوا پایا اور تفسیر کا نام و نشان نہ تھا تب تو بے اختیار ان کی حالت پر رونا آیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں کتاب نزول المسیح)

اعجاز المسیح پر پیر صاحب کی نکتہ چینیاں

پیر صاحب نے بجائے اس کے کہ حضرت اقدس کے مقابل میں اپنی طرف سے فصیح و بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھتے، اس قسم کے اعتراضات شروع کر دئے کہ اس کتاب میں فلاں فلاں فقرہ مقاماتِ حریری سے سرقہ کر کے درج کیا گیا ہے اور یہ کہ آپ کی "وحی از قبیل اضغاث احلام اور حدیث النفس ہے"۔ حضرت اقدس نے اپنی کتاب "نزول المسیح" میں بڑی تفصیل کے ساتھ ان دونوں اعتراضوں کا جواب دیا ہے۔ مختصر یہ کہ دو سو صفحہ کی کتاب میں اگر دو چار فقرے بطور توارُد ایسے بھی نکل آئیں جو کسی دوسری کتاب میں بھی درج ہوں تو اس میں کیا قباحت لازم آگئی۔ جو شخص ہزارہا صفحات پر مشتمل فصیح و بلیغ عربی لکھ سکتا ہے اسے کیا ضرورت پیش آئی ہے کہ وہ دو چار فقرے کسی دوسری کتاب سے نقل کرے۔ یہ تو ایک قسم کا توارُد ہے جو بُلغاء کی مبسوط کتابوں میں اکثر پایا جاتا ہے۔ آپ نے اس قسم کے توارد کی کئی ایک مثالیں بھی پیش فرمائی ہیں۔

دوسرے اعتراض کے جواب میں آپ نے "خدا کے کلام" اور حدیث النفس یا شیطانی القاء کے مابہ الامتیاز کے طور پر ایک نہایت ہی لطیف مضمون کئی صفحات پر مشتمل درج فرمایا ہے جو پڑھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ افسوس کہ اس تحریر کے زیادہ طویل ہو جانے کے خیال سے ہم اس لطیف مضمون کو یہاں درج کرنے سے قاصر ہیں۔ ناظرین "نزول المسیح" صفحہ ۸۵ سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

پیر صاحب کا تصنیفی سرقہ

حضرت اقدس پر تو پیر صاحب نے دو سو صفحات کی کتاب میں سے دو چار فقرے لے کر سرقہ کا الزام لگایا تھا جس کا حضرت اقدس نے نہایت ہی کافی و شافی جواب دیا تھا لیکن پیر صاحب کے متعلق یہ ثابت ہو گیا کہ انہوں نے ساری کتاب سرقہ کر کے اپنی طرف منسوب کر لی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت اقدس "نزولِ مسیح" میں پیر صاحب کی کتاب "سیفِ چشتیائی" کا جواب لکھنے میں مصروف تھے کہ اچانک ۲۶/ جولائی ۱۹۰۲ء کو موضع بھیں ضلع جہلم سے ایک شخص میاں شہاب الدین نے آپ کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ میں پیر مہر علی شاہ کی کتاب دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں اتفاقاً ایک آدمی مجھے ملا جس کے پاس کچھ کتابیں تھیں اور وہ مولوی محمد حسن کے گھر کا پتہ پوچھتا تھا اور استفسار پر اس نے بیان کیا کہ محمد حسن کی کتابیں پیر صاحب نے منگوائی تھیں اور اب واپس دینے آیا ہوں۔ میں نے وہ کتابیں جب دیکھیں تو ایک ان میں "اعجاز المسیح" تھی اور دوسری شمس البازغہ جن پر محمد حسن متوفی کے اپنے ہاتھ سے نوٹ لکھے ہوئے تھے اور اتفاقاً اس وقت کتاب سیف چشتیائی بھی میرے پاس موجود تھی۔ جب میں نے ان نوٹوں کا اس کتاب سے مقابلہ کیا تو جو کچھ محمد حسن نے لکھا تھا بلفظہا بغیر کسی تصرف کے پیر مہر علی نے بطور سرقہ اپنی کتاب میں نقل کر لیا تھا بلکہ بہ تبدیل الفاظ یوں کہنا چاہئے کہ پیر مہر علی شاہ کی کتاب وہی مسروقہ نوٹ ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ پس مجھ کو اس سرقہ اور خیانت سے سخت حیرت ہوئی کہ کس طرح اس نے ان تمام نوٹوں کو اپنی طرف منسوب کر دیا۔ یہ ایسی کارروائی تھی کہ اگر مہر علی کو کچھ شرم ہوتی تو اس قسم کے سرقہ کا راز کھلنے سے مر جاتا نہ کہ شوخی اور ترکِ حیا سے اب تک ایک دوسرے شخص کی تالیف کو جس میں اس کی جان گئی اپنی طرف منسوب کرتا اور اس بدقسمت مردہ کی تحریر کی طرف ایک ذرہ بھی اشارہ نہ کرتا۔

(نزول المسیح صفحہ ٦٧)

اس کے بعد حضرت اقدس لکھتے ہیں کہ:

"پھر بعد اس کے میاں شہاب الدین لکھتا ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو مہر علی کی اس خیانت کو دیکھنا چاہے اس کی یہ قابل شرم چوری دکھلا سکتا ہوں بلکہ اس نے خود پیر مہر علی شاہ کا دستخطی ایک کارڈ بھیج دیا جس میں وہ اس چوری کا اقرار کرتا ہے، لیکن بعد اس کے یہ بیہودہ جواب دیتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں مجھے اجازت دے دی تھی کہ اپنے نام پر اس کتاب کو چھاپ دیں۔ لیکن یہ عذر بدتر از گناہ ہے کیونکہ اگر اس کی طرف سے یہ اجازت تھی کہ اس کے مرنے کے بعد مہر علی اپنے تئیں اس کتاب کا مؤلف ظاہر کرے تو کیوں مہر علی نے اس کتاب میں اس اجازت کا ذکر نہیں کیا اور کیوں دعویٰ کر دیا کہ میں نے اس کتاب کو تالیف کیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ تو بے ایمانی کا طریق ہے کہ ایک شخص وفات یافتہ کی کل کتاب کو اپنی طرف منسوب کر لیا اور اس کا نام تک نہ لیا۔ جس حالت میں محمد حسن نے خدا تعالیٰ کا مقابلہ کر کے اپنے تئیں اعجاز المسیح کے ٹائیٹل پیج پر مندرجہ پیشگوئی اِنَّہٗ تَنَدَّمَ وَتَذَمَّرَ کے موافق ایسا نامراد بنایا کہ جان ہی دے دی اور پھر اعجاز المسیح صفحہ ۱۹۹ کی مباہلانہ دعا کا مصداق بن کر اپنے تئیں ہلاکت میں ڈال لیا۔ تو ایسے کشتہ مقابلہ کے احسان کا ذکر کرنا بہت ضروری تھا اور دیانت کا یہ تقاضا تھا کہ پیر مہر علی شاہ صاف لفظوں میں لکھ دیتا کہ یہ کتاب میری تالیف نہیں ہے بلکہ محمد حسن کی تالیف ہے اور مَیں صرف چور ہوں نہ یہ کہ دروغگوئی کی راہ سے خطبہ کتاب میں اس تالیف کو اپنی طرف منسوب کرتا۔ بلکہ چاہئے تھا کہ اس بدقسمت وفات یافتہ کی بیوہ کے گزارہ کے لئے اس کتاب میں سے حصہ رکھ دیتا .... اور اگر وہ ایسا طریق اختیار کرتا اور فی جلد ۴/ر وصول کر کے مصیبت زدہ کی بیوہ کو دے دیتا تو اس رُوسیاہی سے کسی قدر بچ جاتا۔ مگر ضرور تھا کہ وہ اس قابل شرم چوری کا ارتکاب کرتا تا خدا تعالیٰ کا وہ کلام پورا ہو جاتا کہ جو آج سے کئی برس پہلے میرے پر نازل ہوا اور وہ یہ ہے کہ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ یعنی مَیں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ اس شخص نے کتاب "سیف چشتیائی" میں میرے پر سرقہ کا الزام لگایا تھا اور سرقہ یہ کہ کتاب اعجاز المسیح کے تقریباً بیس ہزار فقرہ میں سے دو چار فقرے ایسے ہیں جو عرب کی بعض مشہور مثالیں یا مقامات حریری کے چند جملے ہیں جو الہامی توارد سے لکھے گئے ہیں اور اپنی کرتوت اس کی اب یہ ثابت ہوئی جو محمد حسن مردہ کا سارا مسودہ اپنے نام منسوب کر لیا .... دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام و کمال کتاب کا خود چور ثابت ہو گیا اور نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں"۔ (نزول المسیح صفحہ ٦٨ تا ٧٠)

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

اس کے بعد حضرت اقدس نے میاں شہاب الدین کے دو خط نقل فرمائے ہیں جن میں سے ایک تو حضرت اقدس کے اور دوسرا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے نام ہے۔ ان دونوں خطوط میں اس نے وہ تمام باتیں لکھی ہیں جن کا اوپر حضرت اقدس نے ذکر فرمایا ہے۔ حضرت اقدس اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب دونوں نے میاں شہاب الدین کو لکھا کہ وہ دونوں کتابیں یعنی اعجاز المسیح اور شمس بازغہ جن پر مولوی محمد حسن متوفی کے دستخطی نوٹ موجود ہیں خرید کر ساتھ لے آؤ۔ اس کے جواب میں میاں شہاب الدین نے لکھا کہ:

"آپ کا حکم منظور لیکن محمد حسن کا والد کتابیں نہیں دیتا اور کہتا ہے کہ میرے روبرو بیشک دیکھ لو مگر مہلت کے واسطے نہیں دیتا۔ خاکسار معذور ہے، کیا کرے۔ دوسری مجھ سے ایک غلطی ہو گئی کہ ایک خط گولڑوی کو لکھا کہ تم نے خاک لکھا کہ جو محمد حسن کے نوٹ تھے وہی درج کر دئے اس واسطے گولڑوی نے محمد حسن کے والد کو خط لکھا ہے کہ ان کو کتابیں مت دکھاؤ کیونکہ یہ شخص ہمارا مخالف ہے۔ اب مشکل یہ بنی کہ محمد حسن کا والد گولڑوی کا مرید ہے اور اس کے کہنے پر چلتا ہے۔ مجھ کو نہایت افسوس ہے کہ میں نے گولڑوی کو کیوں لکھا جس کے سبب سے سب میرے دشمن بن گئے۔ براہ عنایت خاکسار کو معاف فرماویں کیونکہ میرا خالی آنا مفت کا خرچ ہے اور کتابیں وہ نہیں دیتے۔ فقط خاکسار شہاب الدین از مقام بھیں تحصیل چکوال

۔(خط بنام حضرت اقدس مندرجہ نزول المسیح صفحہ ۷۳، ۷۴ حاشیہ)

جو خط حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے میاں شہاب الدین کو لکھا وہ خط اس نے مولوی کرم دین صاحب کو دکھایا۔ مولوی کرم الدین سکنہ بھیں جو کہ بعد میں حضرت اقدس کے سخت مخالف ہو گئے اس وقت حضرت اقدس پر حسن ظن رکھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بھی حضرت اقدس کی خدمت میں ایک خط کے ذریعہ اپنے عقیدت مندانہ جذبات کا اظہار کرنے کے بعد لکھا کہ:

"کل میرے عزیز دوست میاں شہاب الدین طالب علم کے ذریعہ سے مجھے ایک خط رجسٹری شدہ جناب مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف سے ملا جس میں پیر صاحب گولڑوی کی سیف چشتیائی کی نسبت ذکر تھا۔ میاں شہاب الدین کو خاکسار نے ہی اس امر کی اطلاع دی تھی کہ پیر صاحب کی کتاب میں اکثر حصہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کے ان نوٹوں کا ہے جو مرحوم نے کتاب "اعجاز المسیح" اور "شمس بازغہ" کے حواشی پر اپنے خیالات لکھے تھے۔ وہ دونوں کتابیں پیر صاحب نے مجھ سے منگوائی تھیں اور اب واپس آگئی ہیں۔ مقابلہ کرنے سے وہ نوٹ باصلہ درج کتاب پائے گئے۔ یہ ایک نہایت سارقانہ کارروائی ہے کہ ایک فوت شدہ شخص کے خیالات لکھ کر اپنی طرف منسوب کر لئے اور اس کا نام تک نہ لیا اور طرفہ یہ کہ بعض وہ عیوب جو آپ کی کلام کی نسبت وہ پکڑتے

ہیں پیر صاحب کی کتاب میں خود اس کی نظیریں موجود ہیں۔ وہ دونوں کتابیں چونکہ مولوی محمد حسن صاحب کے باپ کی تحویل میں ہیں۔ اس واسطے جناب کی خدمت میں وہ کتابیں بھیجنا مشکل ہے کیونکہ ان کا خیال آپ کے خلاف میں ہے اور وہ کبھی بھی اس امر کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ہاں یہ ہو سکے گا کہ ان نوٹوں کو بجنسہ نقل کر کے آپ کے پاس روانہ کیا جاوے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص آدمی جناب کی جماعت سے یہاں آکر خود دیکھ جاوے لیکن جلدی آنے پر دیکھا جا سکے گا۔ پیر صاحب کا ایک کارڈ جو مجھے پرسوں ہی پہنچا ہے باصلہا جناب کے ملاحظہ کے لئے روانہ کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مولوی محمد حسن کے نوٹ انہوں نے چرا کر سیف چشتیائی کی رونق بڑھائی ہے۔ لیکن ان سب باتوں کو میری طرف سے ظاہر فرمایا جانا خلافِ مصلحت ہے۔ ہاں اگر میاں شہاب الدین کا نام ظاہر بھی کر دیا جائے تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پیر صاحب کی جماعت مجھ سے سخت ناراض ہو۔ آپ دعا فرماویں کہ آپ کی نسبت میرا اعتقاد بالکل صاف ہو جاوے اور مجھے سمجھ آجاوے کہ واقعی آپ ملہم اور مامور من اللہ ہیں"۔

(حاشیہ نزول المسیح صفحہ ۷۶،۷۷)

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کے بھی مولوی کرم دین صاحب بھیں کے ساتھ تعلقات تھے۔ انہوں نے بھی ایک خط مولوی کرم الدین صاحب کو لکھا جس میں کتابیں حاصل کرنے کی ازحد تاکید کی گئی تھی۔ اب اتفاق ایسا ہوا کہ مولوی محمد حسن متوفی کا لڑکا جو کسی جگہ پر ملازم تھا ایک ماہ کی رخصت لے کر گھر آیا۔ مولوی کرم الدین نے اسے چھ روپے دے کر حضرت اقدس کی کتاب "اعجاز المسیح" حاصل کر لی جس کے حاشیہ پر مولوی محمد حسن نے اپنے ہاتھ سے نوٹ لکھے تھے۔ اس ساری سرگزشت کا ذکر کرتے ہوئے مولوی کرم دین صاحب لکھتے ہیں:

"مکرم و معظم بندہ جناب حکیم صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

۳۱؍جولائی کو لڑکا گھر پہنچ گیا۔ اس وقت سے کار معلومہ کی نسبت سے اس سے کوشش شروع کی گئی۔ پہلے تو کتابیں دینے سے اس نے سخت انکار کیا اور کہا کہ کتابیں جعفر زٹلی کی ہیں اور وہ مولوی محمد حسن مرحوم کا خط شناخت کرتا ہے اور اس نے بتاکید مجھے کہا ہے کہ فوراً کتابیں لاہور زٹلی کے پاس پہنچا دوں۔ لیکن بہت سی حکمت عملیوں اور طمع دینے کے بعد اس کو بتسلیم کرایا گیا۔ مبلغ چھ روپیہ معاوضہ پر آخر راضی ہوا اور کتاب "اعجاز المسیح" کے نوٹوں کی نقل دوسرے نسخہ پر کر کے اصل کتاب جس پر مولوی مرحوم کی اپنی قلم کے نوٹ ہیں ہمدست حامل عریضہ ابلاغ خدمت ہے۔ کتاب وصول کر کے اس کی رسید حامل عریضہ کو مرحمت فرماویں اور نیز اگر موجود ہوں تو چھ روپے بھی حامل کو دید یجئے گا تاکہ لڑکے کو دے دئے جاویں اور تاکہ دوسری کتاب شمس بازغہ کے حاصل کرنے میں دقت نہ ہو۔ کتاب شمس بازغہ کا جس وقت بے جلد نسخہ آپ روانہ فرمائیں گے فوراً اصل نسخہ جس پر نوٹ ہیں اسی طرح روانہ خدمت ہوگا۔ آپ بالکل تسلی فرماویں۔ انشاء اللہ ہرگز وعدہ خلافی نہ ہوگی امید ہے کہ میری یہ ناچیز خدمت حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت قبول فرما کر میرے لئے دعائے خیر فرمائیں گے۔ لیکن میرا التماس ہے کہ میرا نام بالفعل ہرگز ظاہر نہ کیا جاوے"۔

بعد میں چھ روپے دے کر حضرت حکیم فضل دین صاحب نے دوسری کتاب بھی حاصل کر لی اور جب یہ سارا مواد حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچ گیا تو چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان اس سے ظاہر ہوتا تھا یعنی پیر مہر علی شاہ صاحب کی علمی پردہ دری ہوتی تھی اس لئے حضور نے اسے شائع فرمادیا اور اس بات کی ہرگز پرواہ نہ کی کہ مولوی کرم دین صاحب کی پیر صاحب کے مرید مخالفت کریں گے۔ چنانچہ حضور لکھتے ہیں:

"مولوی کرم الدین صاحب کو سہواً اس طرف خیال نہیں آیا کہ شہادت کا پوشیدہ کرنا سخت گناہ ہے جس کی نسبت آثِمٌ قَلْبُهٗ کا قرآن شریف میں وعید موجود ہے۔ لہذا تقویٰ یہی ہے کہ کسی لوم لائم کی پرواہ نہ کریں اور شہادت جو اپنے پاس ہو ادا کریں۔ سو ہم اس بات سے معذور ہیں کہ جو جرم اخفاء کے ممد و معاون بنیں اور مولوی کرم الدین صاحب کا یہ اخفاء خدا کے حکم سے نہیں ہے صرف دلی کمزوری ہے۔ خدا ان کو قوت دے۔

(حاشیہ نزول المسیح صفحہ ۷۷)

جب یہ سب کارروائی منصہ شہود پر آگئی تو پیر صاحب کی شہرت علمی و عملی کا پردہ چاک ہو گیا۔ اور انہوں نے مولوی کرم الدین صاحب کی اپنے مریدوں کے ذریعہ مخالفت شروع کر دی۔ مولوی کرم الدین صاحب جو ایک کمزور طبیعت کے آدمی تھے انہوں نے خیر اسی میں سمجھی کہ اپنے خطوط کا انکار ہی کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے "سراج الاخبار" جہلم مورخہ ۶؍اکتوبر ۱۹۰۲ء اور ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۲ء میں یہ شائع کروایا کہ یہ خطوط جعلی اور بناوٹی ہیں۔ یہ خطوط بڑی لمبی مقدمہ بازی کا موجب ہوئے۔

(ماخوذ از کتاب حیات طیبہ
مولفہ شیخ عبدالقادر صاحب سوداگرمل)

سائنس کارنر

(مرتبہ: ہدایت زمانی)

ہسپتالوں اور ریستورانوں میں روبوٹ استعمال کرنے کا تجربہ

فاسٹ فوڈ کے اس دور میں ریستورانوں کے مالکوں کو اپنے گاہکوں کو جلدی سے ان کی مطلوبہ فوڈ مہیا کرنا پڑتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مشکل یہ بھی پڑتی ہے کہ باورچی خانہ میں کام کرنے کے لئے ایسے ملازمین نہیں ملتے جو سارا دن برگر تلتے رہیں یا انڈے فرائی کرتے رہیں کیونکہ یہ کام انتہائی محنت طلب ہے اور تنخواہ بھی محدود ہے۔ چنانچہ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے امریکن سائنس دانوں نے حال ہی میں ایک بازو والا روبوٹ تیار کیا ہے جو برگر یا انڈے بھی تل سکتا ہے اور فرنچ فرائز بھی تیار کر سکتا ہے۔ اس کا تجربہ امریکہ کے ریستورانوں میں کیا جا رہا ہے۔ اور ریستورانوں کے مالک ان روبوٹس کو انتہائی مستعد اور کم خرچ قرار دے رہے ہیں۔ اس خاص قسم کے روبوٹس کو فلپر (Flipper) کا نام دیا گیا ہے اور یہ پانچ منٹوں میں ۹ برگر تیار کر سکتا ہے اور ۱۲ گولڈن براؤن پین کیکس (Pancacks) تیار کر سکتا ہے۔

اسی طرح ہسپتالوں کے وارڈوں میں بھی آجکل روبوٹس کو آزمائشی طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ ورجینیا (امریکہ) کے ایک ہسپتال میں ۶ متحرک خصوصی روبوٹس رکھے گئے ہیں جن کی یادداشت (Memory) میں ہسپتال کے تمام راستوں کی انفارمیشن سٹور کر دی گئی ہے اور ان کے چلنے کے لئے راستے مخصوص کر دئے گئے ہیں۔ آغاز میں ان روبوٹس کو مریضوں میں ادویات تقسیم کرنے کا کام دیا گیا ہے جو انہوں نے انسانوں سے زیادہ مستعدی کے ساتھ سرانجام دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو وسیع پیمانے پر ہسپتالوں میں ان روبوٹس سے مختلف کام لئے جا سکیں گے اور اس طرح نرسوں کے کام کا بوجھ بہت حد تک ہلکا ہو جائے گا۔

☆......☆......☆

بجلی اور گیس کے میٹر اب مصنوعی سیاروں کے ذریعہ پڑھے جائیں گے

فی زمانہ گھروں اور فیکٹریوں میں نصب بجلی اور گیس کے میٹروں کی ریڈنگ لینے کے لئے محکمہ گیس اور محکمہ بجلی کے اہلکار گھروں اور فیکٹریوں میں جاتے ہیں اور میٹروں سے تازہ ریڈنگ حاصل کر کے اپنے اپنے محکمہ کو بھجواتے ہیں جس کی بنا پر محکمہ بجلی و گیس ان گھروں یا فیکٹریوں میں بل بھجواتا ہے۔ اگر کوئی شخص گھر پر موجود نہ ہو اور میٹر تک رسائی نصیب نہ ہو تو یہ کمپنیاں اس گھر کے گزشتہ چند ماہ میں استعمال ہونے والی گیس یا بجلی کا تخمینہ لگا کر بل بھجوا دیتے ہیں۔ مگر اب میٹر کی ریڈنگ حاصل کرنے کے لئے ملازمین کو گھر گھر بھجوانے کی بجائے مصنوعی سیاروں کو استعمال کیا جائے گا اور ان کے ذریعہ ریڈنگ حاصل کر کے گھروں کو بل بھجوائے جایا کریں گے۔

برطانوی ٹیکنالوجی کا یہ کرشمہ سرے یونیورسٹی انگلستان کے سائنسدانوں کا ہے۔ سرے یونیورسٹی جو جماعت احمدیہ کے یورپین مرکز "اسلام آباد" کے قریب واقع ہے کے سائنسدانوں نے اس میدان میں تحقیق کر کے ایسے چھوٹے اور سستے سیٹلائٹ تیار کئے ہیں جن کو خلا میں چھوڑ دیا جائے گا اور یہ خلا میں گھومنے والے روبوٹ زمین سے سینکڑوں میل اوپر گھروں اور فیکٹریوں میں نصب شدہ میٹروں کی ریڈنگ لیا کریں گے۔

تجربہ کے طور پر اگلے سال کے آغاز میں قازغستان سے چھ مائیکرو سیٹلائٹ خلا میں پھینکے جائیں گے جو امریکہ کے مغربی علاقوں میں اُن دُور دراز مقامات میں نصب میٹروں کی ریڈنگ بھی لیں گے جہاں اہلکاروں کا جانا نہایت دشوار ہے۔ ہر مائیکرو سیٹلائٹ ٹیلی ویژن سیٹ کے لگ بھگ سائز کا ہوگا اور ان کو ایک خلائی طیارہ کنٹرول کرے گا۔ یہ سسٹم نہ صرف میٹر ریڈنگ کرے گا بلکہ خود کار مشروب بیچنے والی مشینوں میں سٹاک کو چیک کر کے اطلاع دے گا کہ ان مشینوں میں کس قسم کا کتنا مشروب باقی رہ گیا ہے۔

سرے یونیورسٹی کے خلائی مرکز کے ڈائریکٹر اور سرے سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کے مینجنگ ڈائریکٹر مشہور سائنس دان مارٹن سوئیٹنگ (Martin Sweeting) نے ۱۹۷۰ء میں اس بات کا اعلان کیا تھا کہ وہ جلد ایک ایسا مائیکرو سیٹلائٹ ایجاد کر لیں گے جن سے بہت سے مفید کام لئے جا سکیں گے۔

امید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں مائیکرو سیٹلائٹ سے زیادہ تجارتی فوائد حاصل کئے جا سکیں گے۔ اور دنیا میں ان کی مانگ بڑھے گی۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے هیں

آج هی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 —— FAX: 04504-202

جماعت احمدیہ اور اُردو زبان

(سہیل ثاقب بسرا۔ربوہ)

اردوزبان کا شمار دنیا کی معروف زبانوں میں ہوتا ہے۔ "اُردو" اصل میں ایک ترکی لفظ ہے جس کے معنے "لشکر" کے ہیں۔ تو جس طرح ایک لشکر میں مختلف رنگ و نسل اور مختلف بولیاں بولنے والے ہوتے ہیں اسی طرح اُردو زبان بھی مختلف زبانوں کا مجموعہ ہے جس میں عربی فارسی اور ہندی کا خاصا عنصر ہے۔

اُردو اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان ہے۔ فی زمانہ اس کی ترقی کا سہرا جماعت احمدیہ کے سر جاتا ہے اور انشاء اللہ آئندہ مستقبل میں بھی اسی کے دم سے پھلے پھولے گی۔ جس طرح جماعت احمدیہ ۱۷۰ ممالک سے زائد میں سرایت کرچکی ہے اسی طرح یہ کہنا بھی حق بجانب ہوگا کہ اردوزبان کی رسائی ۱۷۰ ممالک سے تجاوز کرچکی ہے۔

دہلی کے ایک مشہور بزرگ خواجہ میر درد کا اُردو کے متعلق ایک پیغام "میخانۂ درد" میں یوں مرقوم ہے:

"اے اُردو تو گھبرانا نہیں۔ تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خوب پھلے پھولے گی، تو پروان چڑھے گی۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قرآن، حدیث تیری آغوش میں آکر آرام کریں گے۔ بادشاہی قانون اور حکیموں کی طبابت تجھ میں آجائے گی اور تو سارے ہندوستان کی زبان مانی جائے گی"۔

(میخانہ‘درد صفحہ ۱۵۳ از ناصر نذیر فراق دہلوی)

یہ پیشگوئی جماعت احمدیہ کے ذریعہ حرف بحرف پوری ہوئی اور ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف کا بیش بہا خزانہ اس کی تائید کر رہا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طبابت اس کو چار چاند لگا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ۸۵ کے قریب کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے بیشتر اردو زبان میں ہیں اور ان کتب میں آپ نے قرآن وحدیث کی بابت وہ نکات بیان فرمائے ہیں کہ جن کو غیروں نے بھی سراہا ہے۔ چنانچہ مرزا حیرت دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اس کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب میں بھی اس قوت کا لکھنے والا نہیں۔ اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے"۔

('کرزن گزٹ' بحوالہ الفضل ۴/دسمبر ۱۹۶۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بذات خود بھی اس کے خواہش مند تھے کہ اُردو زبان پروان چڑھے اور اشاعت اسلام میں اہم کردار ادا کرے۔ چنانچہ آپ اپنی تصنیف لطیف "تحفۂ گولڑویہ" میں فرماتے ہیں:

"......خاص کر ملک ہند میں اُردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لایئے اور اپنے اس فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت (مراد ہے اشاعت اسلام۔ناقل) کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمامِ حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیتِ قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں"۔(تحفۂ گولڑویہ ۔روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اُردو تصانیف اس بات پر شاہد ہیں کہ آپؓ کو اُردو سے کس قدر لگاؤ تھا اور پھر آپؓ نے ایک لمبا عرصہ مکہ معظمہ میں گزارا جہاں درس و تدریس آپؓ کا شغل رہا۔ چنانچہ وہاں بھی اُردو آپ کے ساتھ رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی اردو زبان سیکھنے سکھانے پر زور دیا۔ آپ کے طویل سنہری دورِ خلافت میں اُردو زبان کو تقویت ملی۔ آپ کو اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ اُردو مسیح دوراں کی زبان ہے اس لئے اس پر یہ لازم ہے کہ یہ دوسری زبانوں پر غالب رہے۔ چنانچہ آپ آیت "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"چونکہ اس زمانے کے مامور حضرت مسیح موعودؑ پر عربی کے بعد اُردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اُردو ہوگی اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکے گی"۔

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۴۴۴)

اللہ تعالیٰ نے اردو زبان کو الہام کے پانی سے سیراب کرکے اس کے افضل و اعلیٰ اور اس کی ہمیشگی کی ضمانت دے دی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے الہام کی روشنی میں قرآن وحدیث کے بیش قدر علمی خزانے تقسیم کئے۔ آپ کی ۸۵ کے قریب تصانیف اس بات کا ثبوت ہیں کہ غلام نے اپنے آقا کا پیغام عوام الناس تک ایک ایسی زبان میں پہنچا دیا جو ہر خاص وعام کے نزدیک قابل فہم ہے اور اس کی رسائی صرف ہندوستان تک نہ رہی بلکہ سارے عالم میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جانے لگی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۲۹/جولائی ۱۹۴۹ء کو اُردو زبان کے فروغ کے سلسلہ میں جماعت کوئٹہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"میں آپ کو نصیحت کروں گا کہ اُردو کو نئی زندگی دو اور ایک نیا لباس پہنادو۔ آپ لوگوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اس زبان میں ہی گفتگو کیا کریں...... پس ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ ....اُردو کو جو اب بے وطن ہو چکی ہے، اپنائیں۔ یہ بھی ایک بڑا مہاجر ہے۔ جس طرح مہاجروں کو زمینیں مل رہی ہیں چاہئے کہ اسے بھی اپنے ملک میں جگہ دی جائے کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے...... میرے نزدیک اُردو زبان کو بھی ہمیں اپنی زبان بنا لینا چاہئے اور اسے رواج دینا چاہئے...... پس میری نصیحت تو یہ ہے کہ تم اُردو کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لب ولہجہ اُردو دانوں کا سا ہو جائے......"۔

(روزنامہ الفضل ۲/دسمبر ۱۹۶۶ء)

آپ نہ صرف جماعت کو اُردو زبان کی اہمیت وافادیت کے بارہ میں آگاہ کرتے رہے بلکہ ساتھ ساتھ آپ جماعتی رسالوں کے علاوہ دوسرے اخبارات ورسائل میں مضامین کے ذریعہ اس زبان کی اہمیت وافادیت لوگوں کے دلوں میں اجاگر کرتے رہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے مارچ ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون بعنوان "اُردو رسائل زبان کی کس طرح خدمت کر سکتے ہیں" تحریر فرمایا۔ اس مضمون کو برصغیر پاک وہند کے نامور ادیب مولانا احسان اللہ خان تاجور نجیب آبادی نے اپنے رسالہ "ادبی دنیا" میں نہ صرف جگہ دی بلکہ ساتھ آپ کی تصویر بھی چھاپی اور مندرجہ ذیل ادارتی نوٹ بھی دیا۔ آپ نے لکھا:

"حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی توجہاتِ بیکراں کا میں سپاس گزار ہوں کہ وہ "ادبی دنیا" کی مشکلات میں ہماری عملی امداد فرماتے ہیں۔ میں نے ان کی جناب میں امداد کی نہ کوئی درخواست کی تھی اور نہ 'ادبی دنیا' کوئی مذہبی پرچہ ہے مگر حضرت مرزا صاحب اپنی عزیز مصروفیتوں میں سے علم وادب اور علم وادب کے خدمت گزاروں پر توجہ فرمائی کے لئے بھی وقت نکال لیتے ہیں۔ ملکی زبان وادب سے جناب موصوف کا یہ اعتنا ان علماء کے لئے قابل توجہ ہے جو اُردو کی خدمت کو تضیع اوقات سمجھتے ہیں"۔

('ادبی دنیا' مارچ ۱۹۳۱ء بحوالہ 'ذکر اُردو' صفحہ ۱۱ مطبوعہ ۱۹۶۴ء)

"ادبی دنیا" کے اس سے اگلے شمارہ میں مولانا صاحب نے نہ صرف آپ کی تعریف کی بلکہ ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ کی اُردو ادب کی خدمت کو سراہا۔ چنانچہ لکھا:

"پچھلے نمبر میں حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کی توجہ بیکراں کا حال آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ امام جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب، مسیح موعود کے خلف الرشید اور ان کے خلیفہ ہیں۔ مرزا صاحب مرحوم کی تصانیف اُردو ادب کا ذخیرہ بیکراں ہیں۔ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ کے مطابق ان کے نامور فرزند کے دل میں اُردو زبان کے لئے ایک لگن اور اُردو کے خدمت گزاروں سے ایک لگاؤ موجود ہے"۔

('ذکر اُردو' صفحہ ۱۲ شائع شدہ ۱۹۶۴ء)

اب قارئین کی دلچسپی کی خاطر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مضمون بعنوان "اُردو رسائل زبان کی کس طرح خدمت کر سکتے ہیں" میں سے چند اقتباس پیش ہیں جنہیں پڑھ کر یقیناً آپ کے دلوں میں بھی اردو کی خدمت کا جذبہ بیدار ہوگا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

"اُردو کی ترقی کے لئے ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں کہ ایک محدود جماعت کی دلچسپی بننے کی بجائے جمہور کو اس سے دلچسپی پیدا ہو......زبانیں چند آدمیوں سے نہیں بنتیں خواہ وہ بہت اونچے پایہ کے کیوں نہ ہوں...... زبان عوام الناس بناتے ہیں اور اصطلاحیں علماء۔ اُردو بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتی"۔(رسالہ 'ادبی دنیا' مارچ ۱۹۳۱ء بحوالہ ذکر اُردو صفحہ ۲۴)

پھر آپ لکھتے ہیں:

"پس اگر ہم اُردو زبان کی ترقی کے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اس کا ذریعہ صرف یہی ہے کہ ہمارے ادبی رسالوں میں اس کے علمی پہلوؤں پر بحثیں ہوں تاکہ صرف پیش آنے والی مشکلات کے علاج کا ہی سامان نہ ہو بلکہ عوام الناس بھی ان تحقیقات سے واقف ہوں......اُردو زبان کی لغت یا قواعد یا اصطلاحوں وغیرہ پر بحثیں ہوا کریں گی تو یقیناً تھوڑے عرصہ میں وہ کام ہو سکتا ہے جو بڑی بڑی انجمنیں نہیں کر سکتیں"۔(ذکر اُردو صفحہ ۱۸)

ان عبارتوں کو پڑھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ خلفائے احمدیت کو کس قدر اُردو زبان سے لگاؤ تھا اور اس کی ترقی کی کتنی خواہش تھی۔

اب جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ کے جذبہ خدمتِ اُردو کی طرف آتے ہیں۔ چنانچہ آپ اُردو کانفرنس ۱۹۶۴ء منعقدہ ربوہ کے افتتاحی خطاب میں فرماتے ہیں:

"اُردو کے ساتھ جماعت احمدیہ کا ایک پائیدار اور روحانی رشتہ بھی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی اکثر تصانیف اُردو ہی میں ہیں اس لئے 'اُردو زبان' عربی کے بعد ہماری محبوب ترین زبان ہے...... اُردو ہماری مذہبی زبان ہے، یہ ہماری قومی زبان ہے، یہ ہماری آئندہ نسلوں کی زبان ہے، یہ قیمتی متاع ہے جو ہمارے اسلاف سے ورثہ میں ملی ہے"۔(ذکر اُردو صفحہ ۲)

مزید فرماتے ہیں:

"اُردو ایک زندہ قوم کی زبان ہے۔ اور بیان کی اہمیت مسلّم، لیکن یہ نہ بھولئے کہ اُردو زبان کا یہ بھی حق ہے کہ شعر وادب کے روایتی اور محدود دائرے سے نکل کر زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہو جائے۔ ساری دنیا کے دلوں پر اس کی حکومت ہو۔ قومیں اسے لکھیں، بولیں اور اس پر فخر کریں اور

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

بلجیم میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

بنگلہ بولنے والے افراد کی

مجلس سوال و جواب

(منعقدہ ۳/جون ۲۰۰۰ء)

(مرتبہ: نصیر احمد شاھد۔ مبلغ بلجیم)

۳ر جون ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پہلی تبلیغی مجلس منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں بنگلہ دیش، نیپال اور سری لنکا کے افراد شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان کے سوالات کے جوابات اردو میں دئے۔ اس کا ترجمہ بنگلہ زبان میں مکرم فیروز عالم صاحب، مربی سلسلہ کو کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بعض مہمان ایسے بھی تھے جو انگریزی سمجھتے تھے ان کے لئے ہیڈ فون کے ذریعہ سے ترجمہ کی سہولت موجود تھی۔ اس مجلس میں کئے گئے بعض اہم سوالات اور ان کے جوابات اپنی ذمہ داری پر اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہیں۔

پہلا سوال یہ پیش ہوا کہ آیا مہدی اور عیسیٰ ایک ہی وجود ہیں؟ کیا عیسیٰؑ وفات پاچکے ہیں؟ مہدی کس نام سے آئیں گے اور مرزا غلام احمد کیا ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ باتیں غلط فہمیوں پر مبنی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ وہ بنیادی طور پر وہ امام مہدی ہیں جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے کی۔ جس کی تائید میں چاند سورج کے گرہن کی بڑی گواہی ہے جو رمضان میں بیان فرمودہ تاریخوں پر لگے۔ اور اس سے قبل کسی بھی مہدی کے لئے یہ نشان ظاہر نہیں ہوئے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ ہی وہ امام مہدیؑ ہیں۔ اس لحاظ سے یہ واہمہ کہ عیسیٰؑ آسمان سے اور مہدی زمین سے ہوگا غلط ہے۔ عیسیٰؑ کے نہ آسمان پر جانے کا ذکر ہے اور نہ ہی آسمان سے واپسی کا ذکر۔ موسوی امت کا عیسیٰؑ گزر گیا ہے۔ اس کی وفات پر متعدد آیات قرآنیہ موجود ہیں۔ لہذا جو اوپر گیا ہی نہیں وہ اترے گا کیسے؟۔

حضور نے فرمایا حضرت عیسیٰؑ کی امام مہدی سے مشابہت کی وجہ سے یہ ایک تمثیلی نام ہے۔ مثلاً عیسیٰؑ نے پتھر کا جواب پتھر کی بجائے نرمی سے دیا۔ تلوار کے مقابل پر تلوار اٹھانے کی بجائے گردنیں پیش کیں جبکہ موسیٰؑ نے تلوار کے مقابل تلوار اٹھائی۔ یہی صورتحال انتہا پسند مسلمانوں کے تلوار سے Terrorism پھیلانے کے زمانہ میں ہونی تھی جبکہ مثیل مسیح نے عیسیٰ والی تعلیم جاری کرنی تھی۔ تاکہ مسیح محمدی کے طور پر آنے والا مہدی ثابت کردے کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ محبت، نرمی اور Persuasion سے غالب آیا تھا۔ یہی راہ جماعت احمدیہ نے اختیار کی اور بفضل اللہ بڑی تیزی سے احمدیت دنیا میں ترقی کر رہی ہے۔

سوال کے دوسرے حصہ کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ درست نہیں کہ امام مہدی کا نام نہ ہوگا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے کہ اس کا نام میرا نام اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ امام مہدی میرا ہے، میرا غلام ہوگا۔ جو اس کو گالیاں دے گا وہ نعوذ باللہ من ذلک مجھے پہنچیں گی۔ اس لئے احتیاط سے کام لینا کیونکہ وہ میرا غلام ہے۔ اور یہ بات آپ کے نام میں داخل ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو غلام احمد کا نام دیا یعنی احمد کا غلام نہ کہ خود احمد۔ پس حضرت مسیح موعودؑ اگر غلام احمد ہیں تو یہ بھی ایک عظیم نشان ہے کہ آپؑ آنحضرت ﷺ کے کامل غلام ہیں۔

☆......☆......☆

دوسرا سوال: احمدی لوگ دوسری مساجد میں امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ کیا ان مساجد کو اللہ کا گھر نہیں سمجھتے؟

اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدی تو ان مساجد کو اللہ کا گھر سمجھتے ہیں لیکن آج کل کا مُلّاں اس کو اپنا گھر سمجھتا ہے۔ اور احمدیوں کو وہاں نہیں جانے دیتا اور اگر پتہ لگ جائے کہ احمدی ان کی مسجد میں گیا ہے تو بس چلے تو مُلّاں اسے مار مار کر بھرکس نکال دے۔ اس قسم کے فسادات مُلّاں نے پھیلا رکھے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں مساجد ان کی ہو گئی ہیں۔ اگر وہ انہیں خدا کا گھر سمجھتے تو ہر ایک کو ان میں جانے دیتے۔ چونکہ احمدیوں کا وہاں جانا ان کی دلآزاری کا باعث ہوتا ہے اس لئے انہیں اس کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر وہ اجازت دیں تو ان کی مسجد میں نماز پڑھنا حرام نہیں ہے۔

جہاں تک غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا تعلق ہے۔ یاد رہے کہ بنیادی طور پر امام تو خدا مقرر کرتا ہے اور دنیا میں امام اسی کی تائید میں بنے ہوئے ہیں۔ اور وہ امام جو خدا کے مقرر کردہ امام یعنی امام مہدی کا انکار کرے، خطرناک گندی گالیاں دے وہ امامت کے حق سے عاری ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ چونکہ کسی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کی باتیں وہی ہو جاتی ہیں جو امام کی ہوتی ہیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کا فیصلہ ہے کہ امام کی سوچ اور دعائیں اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے کی بن جاتی ہیں۔ اب امام تو نماز میں حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں دے رہا ہے اور وہ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو گویا خود بھی اس میں شامل ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو بڑی سختی سے تاکید کی جاتی ہے کہ ان مسجدوں میں تو بے شک نمازیں پڑھیں اگر اجازت ہو۔ مگر غیر احمدی امام کے پیچھے جو حضور علیہ السلام کا مکذب ہے نماز نہ پڑھیں۔

☆......☆......☆

مولویوں کے بیان کردہ عقائد اور جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

بہت فرق ہے، زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بنیادیں تو ایک ہی ہیں۔ اللہ پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، نبیوں پر ایمان، کتابوں پر ایمان، یوم آخرت پر ایمان، جزا سزا پر ایمان۔ قبلہ ایک ہی ہے، اسی قبلہ کی طرف ہم منہ کرتے ہیں۔ حج ہمارے عقیدہ کا بنیادی جزو ہے۔ روزے، نماز، قرآن کی تلاوت، ان سب باتوں میں کوئی بھی فرق نہیں۔ اگر آپ کے علماء فرق بتاتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر آپ کے سامنے کہہ رہا ہوں کہ ان بنیادوں میں ایک ذرہ بھر بھی فرق نہیں۔ لیکن تشریحات میں فرق ہے۔ اللہ ایک ہے مگر اللہ کی تعریف میں فرق پڑ جاتا ہے۔

بعض اوقات لوگ آپ کو بتاتے ہیں کہ وہ اللہ جو پہلے بنی نوع انسان سے کلام کرتا تھا اب نہیں کرتا۔ خدا کی وحی قصہ کہانی بن گئی ہے۔ جب تک خدا اپنے بندہ سے کلام نہیں کرتا ہمیں پتہ کیسے لگے گا کہ یہ وہ خدا تھا جس نے پہلے بھی کلام کیا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں ان کو بندہ سے ملا دیتے ہیں۔ بریلوی علماء، غیر بریلوی بھی ہونگے ان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ کی طرح عالم الغیب بھی تھے۔ اور اس درجہ تک علم غیب رکھتے تھے کہ ہم جو کچھ بھی یہاں کر رہے ہیں آپؐ دیکھ رہے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے رسم بنائی ہوئی ہے کہ جب بھی آنحضور ﷺ کی سیرت بیان کی جائے آپؐ کا نام آنے پر لوگ اٹھ کے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ دیکھو وہ آگئے۔ یہ توہمات ہیں۔ یہ خدا کا شرک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ اور وہ جس حد تک کسی کو غیب کی خبر دیتا ہے اس کو اتنا ہی علم غیب ہوتا ہے جیسا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو کثرت سے غیب کی خبر دی۔ آپؐ اس وجہ سے غیب کی خبر دیتے تھے کہ اللہ نے آپ کو بتایا۔ اپنی ذات میں غیب کی کوئی خبر نہ رکھتے تھے۔ پھر اسی طرح ان علماء نے یہ بھی مشہور کر رکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔ روشنی آرپار گزر جاتی تھی۔ تو وہ کون سا وجود تھا جو لوگوں کے سامنے پھرتا، کھانا کھاتا، انسانوں کی طرح زندگی بسر کرتا تھا۔ وہ کہتے ہیں صرف ایک فینٹم تھا۔ وہم ہے تمہیں۔ وہ انسان کی شکل میں نظر آرہا تھا مگر انسان تھا نہیں۔ اپنی تائید میں وہ مثالیں بیان کرتے ہیں کہ جیسے فرشتے بعض اوقات انسان کے روپ میں آتے ہیں مگر انسان ہوتے نہیں۔ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن کریم میں جب ایسے فرشتوں کا ذکر ملتا ہے تو پھر وہ کھانا بھی نہیں کھاتے۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جو فرشتے حاضر ہوئے آپؑ نے فوراً ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپؑ نے دیکھا کہ کھانے پر نظر بھی نہیں کی۔ حضرت ابراہیمؑ ڈر گئے کہ دشمنی کی علامت ہے۔ جب کسی نے نقصان پہنچانا ہو تو وہ کسی گھر کا کھانا نہیں کھاتا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تم ڈرو نہیں ہم خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں اس لئے کھانا نہیں کھاتے۔ اگر آنحضرت ﷺ کا وجود بھی اسی طرح کا تھا تو کیوں کھانا کھاتے تھے؟ تو یہ سارے توہمات ہیں جنہوں نے مسلمان دنیا کو گمراہ کر رکھا ہے۔ اگرچہ بنیادی عقیدے ایک ہی ہیں مگر آگے پھر فرق پڑتے چلے جاتے ہیں۔

اب ہمارا عقیدہ ہے کہ خلفاء راشدین سارے کے سارے آنحضرت ﷺ کے سچے غلام تھے۔ اب دیکھیں مسلمانوں میں دو گروہ بن گئے ہیں۔ شیعہ گروہ کہتا ہے کہ پہلے تین خلفاء جھوٹے، منافق اور سردار المنافقین تھے۔ اور ان پر تبرا کرنا نہ صرف جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔ تو اس طرح ایک ہی دین ہوتے ہوئے فرق پڑ گیا یا نہیں۔

☆......☆......☆......☆

اس مجلس میں موجود انگریزی سمجھنے والوں کے لئے مکرم اظہر نعیم صاحب آف ہالینڈ کو ترجمانی کا شرف حاصل ہوا اور چار چیچن مہمانوں کے لئے رشین زبان میں ترجمانی کا شرف مکرم مقصود الرحمٰن صاحب کو حاصل ہوا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس تبلیغی مجلس میں مہمانوں کی کل تعداد ۶۳ تھی۔

BABU ELEKTRONK

ڈیجیٹل سیلائٹ ریسیور نئے ماڈلز اور نئے پرانے ٹی وی، ویڈیوز

مناسب قیمت پر دستیاب ھیں

Telephone: 06031 693329 + 01714848683

منور احمد و مبارک احمد۔ فریڈبرگ۔ جرمنی

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ اپنا فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

عاشقانِ محمد مصطفیٰ ﷺ

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو قوت جذب ودیعت کی گئی تھی اور جو حسن و جمال آپ کو بخشا گیا تھا وہ ہر سعید فطرت سلیم القلب کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ ایسے متعدد واقعات کے حوالہ سے ماہنامہ "خالد" ستمبر ۹۹ء میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے جسے مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے مرتب کیا ہے۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی پہلی دفعہ آپؐ کو دیکھتا تو آپؐ سے مرعوب ہو جاتا اور جب آپؐ سے قریب ہوتا اور گھل مل جاتا تو آپؐ سے بہت محبت کرنے لگتا۔ ایک بار ھند بنت عتبہ نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! روئے زمین پر کوئی خیمہ والا نہ تھا جس کی نسبت مَیں آپؐ سے زیادہ ذلّت کی خواہش مند تھی اور اب روئے زمین پر کوئی گھر والا نہیں جس کی نسبت مَیں آپؐ کے گھر والوں سے زیادہ عزت کی خواہش مند ہوں۔

عروہ بن مسعود ثقفی نے ایک بار ان الفاظ میں اپنی قوم کو مخاطب کیا: "اے معشر قریش! مَیں نے ہراقلہ روم اور اکاسرہ ایران کے دربار بھی دیکھے ہیں۔ مَیں نے کسی بادشاہ کو اپنے ماتحتوں اور سربراہوں میں اس قدر محبوب و مکرم نہیں پایا جس قدر محمدؐ اپنے احباب میں محبوب و باعزت ہیں۔ اصحاب محمدؐ کی یہ حالت ہے کہ وہ محمدؐ کے وضو کا پانی زمین پر گرنے نہیں دیتے۔ جب وہ کلام کرتے ہیں تو سب خاموشی سے سنتے ہیں اور تعظیم کی وجہ سے ان کی طرف نگاہ بھر کر نہیں دیکھتے۔ یہ لوگ کسی طرح محمدؐ کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے اس لئے مناسب یہی ہے کہ تم صلح کرلو"۔

حضرت زیدؓ بن حارثہ کی والدہ اپنے آٹھ سالہ بیٹے کے ہمراہ اپنے قبیلہ میں آئیں تو کسی حادثہ کا شکار ہو گئیں اور لوگوں نے اس بے سہارا بچے کو فروخت کردیا جو بکتے بکتے حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچ گیا اور شادی کے بعد حضرت خدیجہؓ نے حضرت زیدؓ کو آنحضور ﷺ کو ھبہ کردیا۔ حضرت زیدؓ کے والد نے ایک طویل نظم میں اپنے غم کا اظہار کیا جس میں کہا کہ مَیں زید کے لئے روتا ہوں اور نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے یا اس پر موت آچکی ہے۔ جب بھی کوئی بچہ میرے قریب ہوتا ہے تو مجھے اس کی یاد آتی ہے۔ وائے حسرت میرا یہ غم کتنا طویل ہے۔

اس گمشدگی کے بعد کلب قبیلہ کے کچھ لوگ حج کرنے آئے جنہوں نے زید کو اور زید نے انہیں پہچان لیا۔ آپؓ نے اپنے والد کو پیغام بھیجا کہ مَیں خیریت سے ہوں۔ یہ خبر ملتے ہی حارثہ اپنے بھائی کعب کے ہمراہ مکہ آئے اور حضور ﷺ کا پوچھتے پوچھتے خانہ کعبہ میں چلے گئے اور حضورؐ سے درخواست کرنے لگے کہ احسان فرمائیں اور فدیہ کے حوالہ سے رعایت برتیں اور زید کو ہمارے حوالہ کردیں۔ آپؐ نے حضرت زید کو بلا کر اختیار دیا کہ چاہو تو والد کے ساتھ چلے جاؤ اور چاہو تو مجھے اختیار کرلو۔ زیدؓ کہنے لگے مَیں آپؐ پر کسی کو اختیار نہیں کرسکتا، آپؐ ہی میرے باپ اور چچا ہیں۔ حارثہ اور کعب نے پوچھا کیا غلامی کو آزادی پر ترجیح دے رہے ہو؟۔ زیدؓ نے کہا: "ہاں" اور اپنے والد اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کردیا۔ آنحضور ﷺ نے زیدؓ کو اٹھایا اور لوگوں کے سامنے اعلان کیا کہ گواہ رہو زید میرا بیٹا ہے اور میرا وارث ہے۔ تب آپؓ کو زید بن محمدؐ پکارا جانے لگا حتی کہ سورہ احزاب کی یہ آیت نازل ہوئی: اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآءِ ھِمْ (انہیں اُن کے باپوں کے نام سے پکارو)۔

آنحضور ﷺ کی ہجرت مدینہ کے وقت سفر کا ایک ایک لمحہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آپؐ سے عشق کی گواہی دیتا ہے۔ فدائیت کی ایسی مثال آپؓ نے قائم کی کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر لوگوں میں سے ابوبکر کا احسان مال اور رفاقت کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہے اور اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا"۔

پھر مدینہ میں عشاق محمد مصطفیٰ ﷺ آپؐ کے دیدار اور زیارت کے لئے ایسے بے قرار تھے کہ آپؐ کی مکہ سے ہجرت کی اطلاع پانے کے بعد سے روزانہ مدینہ سے باہر آکر محو انتظار ہو جاتے۔

حضرت عمرؓ کو آنحضور ﷺ سے ایسی محبت تھی کہ آپؐ کی وفات کے وقت حضرت عمرؓ نے تلوار سونت لی۔ یہ وارفتگی کی وہ حالت ہے جہاں عقل و فہم پر محبت پردہ ڈال دیتی ہے۔ حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آیت "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسل" پڑھی تو غم سے میری ٹانگیں کانپنے لگیں، مجھ سے پاؤں اٹھائے نہیں جاتے تھے حتی کہ مَیں زمین پر گر گیا کہ واقعی آنحضورؐ وفات پاگئے ہیں۔

حضرت حسان بن ثابتؓ نے آنحضور ﷺ کی وفات پر اپنے مرثیہ میں لکھا کہ تو میری آنکھوں کی پتلی تھا، میری آنکھوں کا نور تھا، آج مَیں اندھا ہو گیا ہوں۔ اب مجھے تیرے بعد کسی کے مرنے کی پرواہ نہیں۔

جب حضور ﷺ حضرت فاطمہؓ کے ہاں جاتے تو آپؓ اپنی جگہ سے اٹھتیں، آنحضورؐ کا بوسہ لیتیں، آپؐ کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔ جب آنحضور ﷺ بیمار ہوئے تو آپؓ آئیں اور آنحضورؐ پر جھک کر آپؐ کو بوسہ دیا۔ جب سر اٹھایا تو رو رہی تھیں۔ پھر دوبارہ حضورؐ پر جھک گئیں اور اب سر اٹھایا تو مسکرا رہی تھیں۔ بعد میں آپؓ نے حضرت عائشہؓ کے پوچھنے پر بتایا کہ پہلے حضورؐ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی تو مَیں رونے لگی اور پھر مجھے بتایا کہ تم مجھ سے جلد ملوگی تو مَیں خوش ہو گئی۔

غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونے پر تین اصحاب حضرت کعبؓ بن مالک، حضرت مرارہؓ بن ربیع اور حضرت ہلالؓ بن امیہ کو مقاطعہ کی سزا دی گئی۔ حضرت کعبؓ کا بیان ہے کہ چالیس دن گزر گئے تو بیویوں سے بھی علیحدگی کا حکم ملا۔ ایسے میں ایک شامی شخص مجھے بازار میں ملا اور میرے سامنے غسان کے بادشاہ کا خط رکھا جس میں لکھا تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے آقا نے آپ پر یہ بڑا ظلم کیا ہے جب کہ آپ ایسے وجود نہیں ہیں جن کی ناقدری کر کے انہیں بے وقعت اور بے حیثیت بنادیا جائے۔ پس آپ ہمارے پاس آجایئے۔ ہم آپ کی ہر طرح غمگساری کریں گے۔...... آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں اس خط کو لے کر سیدھا تنور کی طرف گیا اور اُس میں پھینک دیا۔

غزوہ تبوک سے واپسی پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ جب ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو مدینہ کا معزز شخص (یعنی وہ خود) مدینہ کے ذلیل شخص (نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ) کو مدینہ سے نکال دے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ مَیں اس منافق کی گردن اڑادوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا چھوڑو اسے، لوگ باتیں کریں گے کہ خود اپنے صحابہ کو مرواتا ہے۔ تب اُس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے اعلان کیا کہ میرا باپ مدینہ نہیں لوٹے گا جب تک کہ وہ اس بات کا اقرار نہ کرے کہ وہ خود ذلیل ہے اور رسول اللہ ﷺ معزز ہیں۔

فتح مکہ سے قبل جب ابوسفیان مدینہ آئے اور اپنی بیٹی امّ حبیبہؓ کے گھر گئے۔ جب وہ بستر پر بیٹھنے لگے تو حضرت امّ حبیبہؓ نے بستر اٹھالیا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا بستر ہے اور آپ مشرک ہیں۔ میں کیسے گوارا کرسکتی ہوں کہ ایک مشرک بستر رسول پر بیٹھے۔

حضرت عبداللہؓ نے غزوۂ احد پر روانہ ہوتے وقت اپنے بیٹے حضرت جابرؓ سے کہا کہ ممکن ہے مَیں شہید ہو جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ کے سوا مجھے کوئی تم سے زیادہ عزیز نہیں، تم میرا قرض ادا کردینا۔

وفد عبدالقیس جب آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ لوگ سواریوں سے اترتے ہی آپؐ کی طرف ایسے وفور محبت سے دوڑے کہ آپؐ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چومنے لگے۔

آنحضور ﷺ کے وصال کے بعد صحابہؓ آپؐ کی رفاقت کو یاد کر کے بہت رویا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے براہ راست آنحضور ﷺ سے سنی ہو۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب اس کمرہ میں صرف مَیں تھا اور میرا آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ یہ کہہ کر اُن پر ایسی کیفیت طاری ہو گئی کہ شدت جذبات سے کپکپی طاری ہو گئی اور آواز بھرا گئی اور نیم بیہوشی میں چلے گئے۔ افاقہ ہوا تو دوبارہ حدیث بیان کرنی شروع کی اور پھر وہی غشی طاری ہو گئی۔ تیسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا اور بمشکل آپؓ حدیث مکمل کر سکے۔

غزوہ تبوک سخت گرمی کے ایام میں ہوا۔ آنحضور ﷺ کا قافلہ روانہ ہونے کے بعد حضرت ابوخیثمہ مالکؓ بن قیس ایک روز اپنے گھر پہنچے تو دیکھا کہ اُن کی بیویوں نے اُن کی آسائش کے لئے خوب انتظام کیا ہوا ہے۔ بالاخانے پر چھڑکاؤ کیا ہے اور ٹھنڈا پانی اور عمدہ کھانا مہیا کیا ہے۔ یہ سب دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس گرمی میں کھلے میدان میں ہوں اور ابوخیثمہ سایہ، ٹھنڈے پانی، عمدہ کھانے اور عورتوں کے ساتھ لطف اندوز ہو رہا ہو۔ آپؓ نے بالاخانے پر جانے کے بجائے زادراہ لیا اور تبوک کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۶/اکتوبر ۹۹ء میں فرشتہ سیرت حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے بارہ میں مکرم مسعود احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں جب حضرت مولوی صاحبؓ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں مقیم تھے تو حملہ کی افواہوں کے پیش نظر ہوسٹل کی حفاظت کیلئے رات کو طلبہ پہرہ دیتے تھے۔ اس پہرہ کے دوران آپؓ کی شب بیداری اور نماز تہجد میں آہ و زاری کے ایسے دلگداز نظارے دیکھنے میں آئے کہ جن کی یاد نہیں مٹ سکتی۔ آپؓ بالعموم نماز عشاء سے فارغ ہو کر ہوسٹل کے صحن میں مسجد کے طور پر استعمال ہونے والے چبوترہ پر ہی اپنا سر بازو پر رکھ کر چٹائی پر سو جاتے۔ رات ایک بجے کے قریب اٹھتے اور وضو سے فارغ ہو کر گھنٹہ آدھ گھنٹہ ٹہل کر قرآنی دعاؤں اور استغفار کا ورد کرتے پھر چبوترہ پر آکر نوافل پڑھتے اور اس قدر گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں مانگتے کہ دل حیران رہ جاتا کہ اس نحیف و زار جسم میں اتنی توانائی کہاں سے آگئی کہ یہ گھنٹوں ماہی بے آب کی طرح تڑپ تڑپ کر اپنے آپ کو ہلکان کئے جارہا ہے اور تھکنے کا نام نہیں لیتا۔ اکثر اتنی دیر نماز تہجد ادا کرتے کہ فجر کی اذان کا وقت ہو جاتا۔ آپؓ کی اس شب بیداری کا طلبہ پر یہ اثر تھا کہ وہ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ پہرہ دیتے اور اس دوران اپنا وقت باتوں میں ضائع کرنے کے بجائے دعائیں پڑھنے میں گزارتے تھے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
16/10/2000 – 22/10/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 16th October 2000

00.05	Tilawat, News
00.45	Children's Corner: Class No.95, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.15	Liqa Ma'al Arab Rec.03.01.95 ®
02.15	MTA USA: Zion Interfaith Conference
03.25	Urdu Class: Lesson No.467 Rec.10.03.99
04.35	Learning Chinese: Lesson No.187 ®
05.00	Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.08.10.00
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.10
06.55	Dars ul Quran No. 26 Rec: 20.02.96
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.20
09.40	Urdu Class: Lesson No.467 Rec.10.03.99 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.83
13.10	Rencontre Avec Les Francophones Rec.09.10.00
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.163
16.20	Children's Corner: Class No.96 Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No. 468 Rec: 12.03.99
19.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.21
21.00	Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.09.10.00 ®
22.05	Islamic Teachings: Prog.No.13/ Part One
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.163 ®
23.30	Learning Norwegian: Lesson No.83 ®

Tuesday 17th October 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: With Hazoor Class No.96 / Part 1®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.21
02.10	MTA Sports: Divisional Badminton Tournament
02.30	Urdu Class: Lesson No.468 Rec.12.03.99
04.20	Learning Norwegian: Lesson No.83 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.09.10.99®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: With Hazoor
07.10	Pushto Programme: F/S Rec.07.05.99 With Pushto Translation
07.55	Islamic Teachings: Prog.No.13/Part 1 ®
08.15	Liqa Ma'al Arab: Rec.04.01.95 ®
09.20	Urdu Class: Lesson No.468 Rec: 12.03.99 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.12
13.00	Bengali Mulaqat Rec: 10.10.00
14.00	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.134
16.05	Le Francais C'est Facile: Lesson No.12 ®
16.30	Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.20
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.469 Rec: 13.03.99
19.55	Liqaa Ma'al Arab:Session No.22
21.00	Bengali Mulaqat Rec: 10.10.00 ®
22.00	Hamari Kaenat: Part 64 Produced by MTA Pakistan
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.134 ®
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.12

Wednesday 18th October 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Rec.07.03.95 ®
02.05	Bengali Mulaqat: Rec.10.10.00 ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.469 Rec: 13.03.99
04.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.12 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.134 ®
06.05	Tilawat, News
06.30	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
06.55	Swahili Programme: Tauheed Tasleés P.3 Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
07.50	Hamari Kaenat: No.64 ®
08.30	Liqa Ma'al Arab: Rec.07.03.95 ®
09.35	Urdu Class: Lesson No.469 Rec: 13.03.99 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.30	Urdu Asbaaq Lesson No.22
13.00	Atfal Mulaqat: Rec.11.10.00
14.00	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.135 Rec: 04.06.96
16.10	Urdu Asbaaq: Lesson No.22
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.470 Rec.17.03.99
19.40	Liqaa Ma'al Arab: Sessio no. 23 Rec: 08.03.95
20.40	French Programme: Source de Lumiere P/2
21.05	Atfal Mulaqat: Rec.11.10.00 ®
22.05	Documenary: Patriahtah
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.135 Rec.04.06.96 ®
23.30	Urdu Asbaq: Lesson No.22 ®

Thursday 19th October 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Guldasta
01.10	Liqaa Ma'al Arab: Rec.08.03.95 ®
02.10	Atfal Mulaqat: 11.10.00 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.470 ®
04.20	Urdu Asbaq: Lesson No.22 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.135 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta ®
06.50	Sindhi Programme: F/S Rec.04.06.99
07.50	Handicraft Exhibition: Part 2
08.40	Liqa Ma'al Arab: Rec.08.03.95
09.45	Urdu Class: Lesson No.470 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Turkish: Lesson No.6 ®
13.05	Liqaa Ma'al Arab Rec: 12.10.00
14.05	Bengali Service: F/Sermon Rec: 08.07.94 With Bangali Translation
15.05	Homeopathy Class: Lesson No.164 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.10	Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.21
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Darsul Malfoozat
18.35	Urdu Class: Lesson No.471 Rec: 19.03.99
19.35	Liqaa Ma'al Arab Rec: 12.10.00 ®
20.40	MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
20.50	Tabarukaat: Speech by Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sahib. J/S 1968
21.50	Quiz History of Ahmadiyyat No.59 Host: Abdul Sami Khan Sahib
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.164 ®
23.30	Learning Turkish: Lesson No.6 ®

Friday 20th October 2000

00.05	Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.50	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.10	Liqaa Ma'al Arab: Rec.12.10.00 ®
02.15	Tabarukaat: Speech by Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sb. J/S 1968 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.471 Rec.19.03.99 ®
04.10	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.25	Learning Turkish: Lesson No.6 ®
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.164 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.15	Quiz; History of Ahmadiyyat No.59 ®
07.50	Saraiky Programme: F/S Rec.31.12.99 With Siraiky Translation
08.40	Liqa Ma'al Arab: Rec.12.10.00 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.471 ®
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.25	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: Live
14.00	Documentary: ' Nilter '
14.25	Majlis-e-Irfan: Rec.13.10.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30	Friday Sermon: Rec.20.10.00 ®
16.30	Children's Corner: Class No.30, Part 2 Produced by MTA Canada
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.15	Urdu Class: Lesson No.473 Rec: 24.03.99
19.30	Liqa Ma'al Arab: Rec: 16.03.95
20.30	Belgium Programme. Various Items
21.20	Documentary: ' Nilter '
21.45	Friday Sermon: Rec.20.10.00 ®
22.55	Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec.13.10.00 ®

Saturday 21st October 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.30, Part 2 ® Produced by MTA Canada Hosted by Sheikh Abdul Hadi Sahib
01.05	Liqa Ma'al Arab: Rec.16.03.95 ®
02.10	Friday Sermon: Rec.20.10.00 ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.473 Rec.24.03.99®
04.25	Computers for Everyone: Part 70
05.00	Majlis-e-Irfan with Huzoor:Rec 13.10.00 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Class No.30 Part 2 Presentation MTA Canada
07.30	MTA Mauritius: Coin Des Enfants
08.00	Weekly Preview
08.15	Documentary: Bharat Darshan Presentation of MTA Qadain
08.40	Liqa Ma'al Arab: Rec.16.03.95 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.473 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.49
13.10	German Mulaqat: Rec.14.10.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Quiz: Khutabat-e-Imam F/S Rec. 12.11.99
15.40	Weekly Preview
15.55	Children's Class: With Huzoor Recorded in London: Rec.21.10.00
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.474 Rec:26/03/99
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.25 Rec: 17.03.95
20.45	Weekly Preview
21.00	Arabic Programme: Various Items
21.30	Children's Class: Rec.21.10.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30	Documentary: Bharat Darshan Presentation MTA Qadian
23.00	German Mulaqat: Rec.14.10.00

Sunday 22nd October 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Quiz Khutabat-e-Iman
01.00	Liqa Ma'al Arab: Rec. 17.03.95 ®
02.00	Canadian Horizons: Children's Class No.51
03.00	Urdu Class: Lesson No.474 Rec.26.03.99 ®
04.25	Learning Danish: Lesson No.49 ®
04.55	Children's Class: With Hazoor ®
06.05	Tilawat, News, Weekly Preview
07.05	Quiz Khutbat-e-Imam
07.20	German Mulaqat: 14.10.00®
08.20	Chinese Programme: Various Items
08.35	Liqa Ma'al Arab: Rec.17.03.95 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.474 ®
10.50	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.50	Learning Chinese: Lesson No.188 With Usman Chou Sahib
13.20	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.15.10.00
14.20	Bengali Service: Various Programmes
15.20	Friday Sermon: Rec.20.10.00
16.20	Weekly Preview
16.40	Children's Class: No.96 Final Part
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.475 / Rec.27.03.99
19.45	Liqa Ma'al Arab: Rec: 18.03.95
20.45	Albanian Programme: Part 1 Question & Answer Session with Maulana Ata-ul -Kaleem Sb.
21.15	Dars ul Quran: No. 1 Rec: 11.01.97
22.55	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.15.10.00 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8870 8517

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, October 13, 2000 | Issue No. 41

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا پہلا سفر انگلستان

حضرت مصلح موعودؓ کا پہلا تاریخ ساز اور عہد آفریں سفر انگلستان ۱۲؍جولائی تا ۲۴؍نومبر ۱۹۲۴ء کے قریباً سوا چار ماہ پر محیط ہے اور نہایت دوررس نتائج کا حامل ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۰؍فروری ۱۹۲۵ء کو اس مبارک سفر مغرب کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں اس سفر کو برکت دی اور سلسلہ احمدیہ کی شہرت دوام کا موجب بنایا اور اس کے ذریعہ سے دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کا نام بلند کیا اور ہزاروں قلوب میں سلسلہ کی ہیبت اور عظمت کو قائم کیا وہ محتاج بیان نہیں۔ سب احباب اس سے واقف ہیں۔ یہ شہرت قادیان میں بیٹھے ہوئے دس پندرہ سال میں بھی لاکھوں روپیہ خرچ کر کے نہیں ہو سکتی تھی مگر یہ جو کچھ تھا ایک بیج تھا۔ تیرہ سو سال کی پیشگوئیاں صرف اسی قدر شہرت کا سامان پیدا کر کے ختم نہیں ہو سکتیں۔ اس سفر کا نتیجہ موجودہ نتیجہ سے بہت زیادہ اہم انشاء اللہ نکلے گا اور مخالفوں کی آنکھوں کو خیرہ اور مومنوں کے دلوں کو مسرور و خوش کر دے گا۔ مگر اب تک بھی جو نتیجہ نکل چکا ہے دوست تو دوست دشمن بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ خصوصاً شام اور انگلستان میں سلسلہ احمدیہ کی محبت کا بیج اس قدر سعید روحوں میں بو دیا گیا ہے کہ انسانی عقل اس کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جاتی ہے اور خدا کی قدرت نمائی پر ششدر"۔

(انوارالعلوم جلد ۹ صفحہ ۲۲،۲۳۔ ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ۔ اشاعت اگست ۲۰۰۰ء)

☆......☆......☆

مسجد فضل لنڈن کی عظیم الشان افتتاحی تقریب

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء کے موقع پر ۲۷؍دسمبر کے پرمعارف خطاب میں مسجد فضل لندن کے افتتاح (۳؍اکتوبر ۱۹۲۶ء) کا تذکرہ درج ذیل الفاظ میں فرمایا:۔

"افتتاح مسجد کا واقعہ اپنے اندر اس قدر اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ اب دنیا کی کوئی تاریخ اس کو نہیں مٹا سکتی اور معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ مقدر ہو چکا ہے کہ یہ مسجد ہمیشہ قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعمیر کے لئے اور اس کی شہرت کے لئے ایسے سامان کر دئے کہ جن سے اس کی اہمیت اس قدر بڑھ رہی ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے ولایت جانے تک روکے رکھا۔ میرے وہاں جانے سے سلسلہ کی یکدم حیرت انگیز شہرت ہو گئی کیونکہ ولایت کے لئے یہ عجیب بات تھی کہ ایک نبی کا خلیفہ وہاں پہنچتا ہے اس لئے ہر اخبار میں ہمارا ذکر متواتر ہوتا رہا اور کثرت کے ساتھ فوٹو چھپتے رہے حتیٰ کہ ایک جرمن اخبار کے پورے صفحہ میں میرا فوٹو شائع ہوا۔ اسی طرح امریکہ میں بھی ہمارے متعلق خبریں شائع ہوئیں۔ چونکہ میرے وہاں جانے پر میرے ہاتھ سے مسجد کی بنیاد رکھی گئی تھی اس لئے پہلے بنیاد کے موقع پر بڑے بڑے وزیر و لارڈ آئے۔ ان وجوہات کے باعث اب لوگوں کو یہ انتظار لگی ہوئی تھی کہ کب یہ مسجد مکمل ہو تو ہم دیکھیں۔ اور جب مکمل ہونے لگی تو شہرت کے اور کئی قدرتی سامان پیدا ہونے شروع ہوئے۔ مثلاً ایک یہ بات شہرت کا باعث بن گئی کہ یہ تحریک کی گئی کہ ابن سعود کے لڑکے کو بلایا جائے۔ چنانچہ ابن سعود نے بھی اس تحریک کو پسند کیا اور اپنے لڑکے امیر فیصل کو جو مکہ کا گورنر ہے بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اب امیر فیصل کے خاص افتتاح مسجد کے لئے آنے کی خبر سے اور بھی شہرت ہونے لگی۔ اب امیر فیصل ولایت پہنچا تو بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے مولویوں نے تاریں دیں کہ یہ کام کرنے لگے ہو۔ ہماری کیوں ناک کاٹنے لگے ہو۔ تمہاری اس حرکت سے ہماری ناکیں کٹ جائیں گی۔ اسی طرح مصر سے بھی ہمارے خلاف آوازیں اٹھیں۔ یہ تاریں گئیں اور اسے روک دیا گیا۔ اب اس کے روکنے پر سارے برطانیہ میں اور بھی شور پڑ گیا کہ روکنے کی کیا وجہ ہوئی۔ یہ کیا بات ہے کہ امیر فیصل مکہ سے چل کر جس کام کے لئے ولایت پہنچتا ہے اس کام سے اسے روکا جاتا ہے کوئی خاص راز ہو گا۔ ولایت کے لوگ راز کے پیچھے بہت پڑ جاتے ہیں، راز کو معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ مضمون پر مضمون نکلنے لگے کہ اس میں راز کیا ہے۔ ان مضامین کا ہیڈنگ ہی یہ ہوتا تھا کہ یہ راز کیا ہے۔ جب کئی روز تک بڑے زور سے آرٹیکل پر آرٹیکل نکلے کہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے امیر فیصل یہاں پہنچ کر افتتاح مسجد سے رک گیا ہے تو وہاں لوگوں میں اور بھی ہیجان پیدا ہوا کہ چلو اس مسجد کو تو چل کر دیکھیں کہ جس کے افتتاح کے لئے امیر فیصل مکہ سے یہاں پہنچا اور یہاں آکر اس کے افتتاح سے رک گیا۔ دراصل یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی اس منشاء کے ماتحت ہوا کہ ہمارے سلسلہ کی شہرت بھی ہو جائے اور پھر احسان بھی کسی کا نہ ہو۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ افتتاح تو پھر بھی ایک غیر احمدی کے ہاتھ سے ہوا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے کب اسلام کو تمہاری طرح تنگ ظرف مانا ہے۔ ہمارے نزدیک اسلام ایسا تنگ ظرف نہیں۔ عجیب بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عیسائیوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں تو ان پر اعتراض نہیں کرتے اور ہمارے صرف چابی دینے پر اعتراض کرتے ہو۔

پھر وہ مسجد اتنی بابرکت ہے کہ اس کے افتتاح کے ساتھ ہی اس کی برکات ظاہر ہونی شروع ہو گئیں۔ افتتاح ہی کے موقع پر چار انگریز مسلمان ہو گئے۔ پھر افتتاح پر ابھی دو ہفتہ ہی گزرے کہ ایک اعلیٰ درجہ کا تعلیم یافتہ نوجوان انگریز مسلمان ہو گیا۔ جس نے اسلام کی تائید میں ایک نہایت لطیف مضمون شائع کیا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے باپ نے اس پر تشدد شروع کر دیا جو اس بات کی علامت ہے کہ اب وہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اسلام تو واقعہ میں پھیلنے لگا ہے۔ پہلے ہمارے کام کو ایک کھیل سمجھتے تھے لیکن اب محسوس کرتے لگے ہیں کہ اسلام پھیل رہا ہے۔ وہاں کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہزاروں تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں میں محسوس ہو رہا ہے کہ اب ہمیں عیسائیت کو چھوڑنا پڑے گا اور پادریوں نے بھی ہمارے خلاف شور مچانا شروع کیا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ اسلام کو زبردست چیز خیال کرنے لگے ہیں۔ کیونکہ مقابلہ کا خیال شیر کے مقابل ہی پیدا ہوتا ہے، مٹی سے بنے ہوئے شیر کے لئے پیدا نہیں ہوتا۔ ہمیشہ شیر سے ہی کوئی ڈرا کرتا ہے"۔

("انوارالعلوم" جلد ۹ صفحہ ۴۱۵ تا ۴۱۷)

بقیہ: جماعت احمدیہ اور اردو زبان
از صفحہ نمبر ۱۲

بین الاقوامی زبانوں کی محفل میں اُردو بھی عزت کے بلند مقام پر سرفراز ہو"۔ (ذکر اُردو)

اب ہم خلافت رابعہ کے دور میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ سنہری دَور جہاں اور بہت سی ترقیات کا مورد ٹھہرا وہاں اُردو زبان بھی کسی سے پیچھے نہیں رہی۔ اس مبارک دور میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل (MTA) کا آغاز ہوا جو اس کی ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرمعارف خطبات جمعہ، درس القرآن اور مجالس عرفان اس بات کا ثبوت ہیں کہ آئندہ کسی وقت اس زبان کو عالمی حیثیت اختیار کر جانا ہے اور سب سے بڑھ کر حضور انور کا خود بچوں کو اُردو زبان سکھانا اس بات کا شاہد ہے کہ اُردو ساری دنیا پر چھا جانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ آپ جانتے تھے کہ گو جماعت احمدیہ کا بہت سارا لٹریچر دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا جا رہا ہے اور لوگ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں مگر پھر بھی آپ کو اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ مغربی دنیا میں بسنے والے احمدی اُردو زبان کی طرف توجہ کریں تاکہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں مذکور نکات روحانیت سے احسن رنگ میں مستفید ہو سکیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ ذیلی تنظیموں کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرواتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ آپ اُردو کی طرف توجہ کریں۔ الہامات کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی اکثر تحریرات اُردو ہی میں ہیں۔ جب تک آپ اُردو نہیں سیکھیں گے آپ حضرت مسیح موعودؑ کی پرمعارف کتب میں بیان فرمودہ نکات روحانیت سے صحیح معنوں میں آشنا نہیں ہو سکتے کیونکہ ترجمہ میں وہ خوبصورتی اور لطف ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا جو حضور کی اپنی تحریرات کو پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍جولائی ۱۹۹۳ء بمقام اوسلو، ناروے)

اس وقت جماعت احمدیہ کے متعدد اخبارات و رسائل اُردو زبان میں چھپ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایم ٹی اے اس زبان کو اکناف عالم تک پہنچا رہا ہے اور اس طرح جماعت احمدیہ کے تمام اہم اجتماعات و تقاریب میں اسی زبان کو رونق بخشی جاتی ہے۔

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔